مناسبت ہے۔ اِسی طرح انسان کا چہرہ بھی آسمان کی طرف رکھا گیا ہے تاکہ وہ خدا کے عجائبات کو مطالعہ کرے۔

س ۲۔ آدمی کے سر پہ بال کیوں پیدا ہوتے ہیں۔

ج (۱) بال سر کے واسطے زینت اور آرایش ہیں اور دماغ اون کی وجہ سے غلیظ رطوبتوں سے پاک اور صاف ہو جاتا ہے کیونکہ یہہ رطوبتیں بدن کے مسامات سے نکلکر بال بنجاتی ہیں یہہ بات اور بھی واضح ہو جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کے بدن میں بال سب سے زیادہ خشک چیز ہے یہاں تک کہ ہڈیوں سے زیادہ کیونکہ جانور ہڈیوں کو تو کھا بھی لیتے ہیں اور بال نہیں کھاتے اور اگر کھاتے بھی ہیں تو اُگل دیتے ہیں۔

(۲) بڑے بڑے طبیبوں کا خیال ہے کہ دماغ تین طرح صاف ہوتا ہے رطوبات آنسے آنکھوں کے ذریعہ۔ مادۂ سوداوی سے ناک کے ذریعہ۔ اور بلغم سے بال کے ذریعہ۔

س ۳۔ بمقابلہ دیگر مخلوقات کے کسواسطے انسان کے سر پر بڑے بال پیدا ہوتے ہیں۔

ج (۱) اس لئے کہ انسان کا دماغ بہت نمناک ہے اور اس وجہ سے بہت کچھہ رطوبت مسامات سے نکل کر بالوں کو پیدا کرتی ہے۔

(۲) یہہ رطوبت غلیظ ہوتی ہے اور آسانی سے جلد خشک نہیں ہوتی اور اوس کے دیر پا ہونے کی وجہ سے بال بہت دیر تک بڑھتے ہیں اور لمبے ہو جاتے ہیں بخلاف اور حیوانوں کے کہ اون کی دماغی رطوبت بہت غلیظ نہیں ہوتی اور جلد خشک ہو جاتے ہے جس کی وجہ سے اُن کے بال بہت بڑھنے نہیں پاتے۔

س ۴۔ انسان کے بدن میں بہ نسبت اور حیوانوں کے بال کیوں بہت کم جمے ہوئے ہوتے ہیں۔

ج (۱) آدمی کے بالوں کو رطوبت کا بہت بڑا ذخیرہ ملا ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اونکی

بال اندر کی طرف بھی بہت دور تک پھیل جاتے ہیں ۔ اسی سبب سے بال حیوانوں کے کھال کے ساتھ الگ ہو جاتے ہیں لیکن آدمی کی کھال سے جب تک کہ اوسے کوئی زخم نہ پہونچے الگ نہیں ہوتے ۔

س ۵ کیا وجہ ہے کہ عورتوں کے بال بہ نسبت مردوں کے بڑے ہوتے ہیں ۔

ج (۱) عورتوں کے مزاج زیادہ رطوبت ناک اور بلغمی ہوتے ہیں اور بالوں کے بڑھنے کیلئے اون میں سے زیادہ مادّہ موجود ہوتا ہے مزید براں یہہ مادّہ اوقات حیض میں زیادہ بڑھ جاتا ہے اور اس کے بڑھنے سے بال بھی زیادہ بڑھنے لگتے ہیں ۔

(۲) عورتوں کے ڈاڑھی نہیں ہوتی ہے وہ مادّہ جو اس ڈاڑھی میں مرد کا جسم صرف کرتا ہے عورتوں میں سر کے بالوں کے کام آتا ہے ۔

س ۶ بعضی عورتیں ملایم بال رکھتی ہیں اور بعضی سخت اس کی کیا وجہ ہے ۔

ج (۱) بالوں کا حال کھال کا سا ہوتا ہے پس کھال کی طرح اگر کھال سخت ہے تو بال بھی سخت ہو دیں گے اور اگر غلیظ تو غلیظ اور اگر نرم تو نرم غرضکہ جو بال موٹے چمڑے سے پیدا ہوتا ہے موٹا ہوتا ہے اور جو نرم اور نازک چمڑے سے پیدا ہوتا ہے وہ ملایم اور نازک ہوتا ہے جب مسامات کھلے ہوئے ہوتے ہیں تو بہت کچھ رطوبت برآمد ہوتی ہے اور سخت بال پیدا ہوتا ہے ۔ لیکن جب یہہ مسامات تنگ ہوتے ہیں تو بال نرم اور نازک پیدا ہوتے ہیں مردوں کے بال دیکھنے سے یہہ بات زیادہ واضح ہو جاتی ہے مردوں کے بال سخت ہوتے ہیں کیونکہ مسامات عورتوں سے زیادہ کشادہ ہوتے ہیں عورتوں کے بال نرم ہوتے ہیں کیونکہ بوجہ اون کے سرد مزاج ہوتے کے اون کے مسامات بہت تنگ ہوتے ہیں ۔

(۲) اکثر سوداوی مزاج بوجہ اندرونی گرمی اور کشادگی مسامات کے موٹے اور سخت بال رکھتے ہیں ۔ اور اُن کے بال جلدی پیدا ہوتے ہیں ۔ اسی طرح وہ جانور کہ جنکے سخت بال ہوتے

ہیں بوجہ سودا اور اندرونی گرمی کے بہت جرار اور بہادر ہوتے ہیں مثلاً اشیر۔ اور سور
بخلاف اس کے وہ جانور جن کے بال ملایم ہوتے ہیں بہت بزدل اور ڈرپوک ہیں کیونکہ
اُن کے مزاج میں سردی ہے مثلاً خرگوش اور ہرن۔
(۳) مُلکی آب وہوا کا بھی بہت اثر ہوتا ہے چنانچہ گرم مُلکوں میں رہنے والے کے بال
نہایت سخت ہوتے ہیں۔ جیسے حبشیوں کے۔ بخلاف اون لوگوں کے جو دنیا کے شمالی
حصّوں میں آباد ہیں۔

س ۷۔ بعضوں کے بال نرم اور بعضوں کے گھونگریالے ہوتے ہیں اسکی
کیا وجہ ہے۔

ج بعض آدمیوں میں گرمی حد درجہ کی ہوتی ہے جس کے باعث اُن کے بال بڑھتے
بڑھتے پیچ کھانے لگتے ہیں۔ اس کا ثبوت اُس وقت جبکہ کوئی گرم حمام میں داخل ہوتا ہے
اور اوس کے بال نرم ہو کر گھونگریالے ہوتے ہیں بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے اسی لئے حمام
رکھنے والے حبشی جن کا مزاج سوداوی ہوتا ہے گھونگریالے اور نرم بال رکھتے ہیں لیکن یہ
نرمی کثرت رطوبت کے باعث ہوتی ہے۔

س ۸ عورتوں کی ڈاڑہی کس واسطے نہیں ہوتی۔

ج کیونکہ اون میں گرمی بہت کم ہوتی ہے جیسا کہ اون لوگوں میں جن کا مزاج بالکل
زنانہ واقع ہوا ہے اور اُن کے بھی اسی باعث سے چہروں پر ڈاڑہی نہیں آتی۔۔

س ۹ کیا وجہ ہے کہ سُولی دینے کے بعد مصلوب کے بال بڑھتے رہتے ہیں۔

ج سورج کی حرارت اپنے اثر سے اس قسم کے مُردوں کی رطوبت کو بخارات کی طرف
تحویل کرتی رہتی ہے جن سے کچھ بال پیدا ہوتے ہیں۔

س ۱۰۔ ڈاڑہی کے بال سب سے زیادہ غلیظ اور موٹے کیوں ہوتے ہیں اور
جوں جوں وہ مُنڈائے جاتے ہیں اونکی غلاظت اور مٹائی بڑھتی جاتی ہے۔

ج اس لئے کہ جسقدر رطوبت یہ بال خرچ کرتے ہیں اوسی قدر اس کی جگہہ اور رطوبت اگر جمع ہو جاتی ہے پس جو جو بال کٹتے جاتے ہیں بہت بڑی مقدار اور رطوبت کے نئے بالوں کی سیرابی کے لئے جمع ہوتی ہے اور بالوں کو سخت کر دیتی ہے۔

س ۱۱ عورتیں مردوں سے زیادہ خوبصورت اور نازک کیوں ہیں۔

ج کیونکہ عورتوں میں بہت سی رطوبتیں اور زائد مادے جو بالوں کے نکلنے کا باعث ہے حیض اور نفاس کے ذریعہ نکل جاتی ہیں بخلاف عورتوں کے مردوں میں یہ مادے بالوں میں صرف ہوتے ہیں۔

س ۱۲ کسلئے تمام مخلوقات میں انسان ہی کے بال سفید اور چتکبرے ہوتے ہیں

ج کیونکہ انسان تمام جانوروں سے زیادہ گرم مزاج ہے اور قدرت نے اس خیال سے کہ یہ گرمی اپنی زیادتی سے اوس کا گلا گھونٹ کر کے دم نہ نکالدے اوس کے دل کو دماغ کے نیچے پیدا کیا گر تا کہ دل کی گرمی دماغ کی سردی کے ساتھ ملکر دونوں میں اعتدال آجائے اس کا ثبوت یہ بھی ہے کہ تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ انسان کو ہی سانس ٹوٹنے میں موت کے بعد تکلیف ہوتی ہے مزید برآں انسان اپنا آدھا وقت سونے میں خرچ کرتا ہے جس کی وجہ صرف یہی ہے کہ اس کے دماغ میں رطوبت اور خون بے انتہا اور انسان میں اسقدر گرمی نہیں رہتی کہ سردی کا مقابلہ کر سکے چنانچہ جوانی میں انسان کے بال ہرگز سفید نہیں پڑتے البتہ بڑھاپے میں جبکہ گرمی کا زور کم ہو جاتا ہے اور وہ بخارات جو معدہ سے نکلتے ہیں بوجہ گرمی کے نہونے کے بگڑ جاتے ہیں اور اُن کے بگڑنے کے ساتھ رطوبت میں بھی فرق آجاتا ہے جس کی وجہ سے بال سفید پڑ جاتے ہیں پس ثابت ہوا کہ بالوں کا سفید ہونا اوسی خرابی کی وجہ سے ہے جو گرمی کے نہونے سے رطوبت میں پیدا ہو جاتی ہے کبھی یہ سفیدی معدہ کے بگڑنے سے جوانی میں بھی واقع ہوتی ہے کبھی کثرت خوف و خیالات سے جیسا کہ سوداگروں میں ناخداؤں میں اوسی وجہ [illegible]

س ۱۳ کس لئے سرخ بال بہ نسبت کسی اور رنگ کے جلدی سفید پڑ جاتے ہیں۔

ج چونکہ سرخی بالوں کی کمزوری کی علامت ہے۔ اور سرخ بال کمزور مادہ سے یعنی ایسے مادہ سے جو کہ حیض اور نفاس کیوجہ سے بگڑ جاتا ہے پیدا ہوتے ہیں اور یہی کمزوری ہے جو ان کو کمزور کر دیتی ہے۔

س ۱۴ بھیڑئے کس لئے خونخوار اور بدنما ہیں۔

ج اس کے سمجھنے کیلئے ہمکو بھورے پن اور بدنما کا فرق معلوم کرنا چاہیے۔ بھورے پن انسان کی اصلی گرمی ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بدنمائی اور ہیبتناکی خونخواری والی گرمی سے پیدا ہوتی ہے چونکہ بھیڑیا ایک خونخوار جانور ہے اور بکثرت اسکو کھاتا ہے کہ اسکو اچھی طرح چبانے کی فرصت نہیں ملتی۔ اور ایک ہی وقت میں اتنا کھا لیتا ہے کہ برابر تین دن تک اوس کو کھانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ جس کی وجہ سے غلیظ بخارات پیدا ہو کر اوس کے بدن کو بدنما بنا دیتے ہیں۔ بھورے پن اور بدنمائی میں یہ فرق ہے کہ بھورا پن فقط سر میں ہوتا ہے لیکن بدنمائی تمام بدن میں ہوتی ہے۔

س ۱۵ گھوڑے کس لئے بھورے اور بدنما بنجاتے ہیں۔

ج اکثر گھوڑے سورج کی تپش میں رہتے ہیں اور گرمی ان کے بدن کو خراب کر دیتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اُن کی کھال جلدی سے الگ ہو جاتی ہے۔

س ۱۶ عورتیں گنجی کیوں نہیں ہوتیں۔

ج کیونکہ اون کے مزاج میں رطوبت اور سردی بکثرت ہوتی ہے جسکی وجہ سے بال قایم رہتے ہیں کیونکہ رطوبت بالوں کو سیراب کرتی رہتی ہے اور سردی مسامات کو بند کرتی رہتی ہے

س ۱۷ اندھے کس لئے عموماً گنجے نہیں ہوتے۔

ج کیونکہ آنکھ میں رطوبت ہوتی ہے اور جو رطوبت کہ آنکھ میں صرف ہونی چاہیے وہ سر کے بال کے کام آتی ہے۔

س ۱۸ خوف کے وقت رونگٹا کیوں کھڑا ہو جاتا ہے۔

ج جب ڈر لگتا ہے تو گرمی باہر سے اندر کو دل کی امداد کیواسطے جاتی ہے اور اوسکے جانے سے وہ مسامات جن میں کہ بال پیدا ہوتے ہیں بند ہو جاتے ہیں اور اون کے بند ہونے سے بال کھڑا ہو جاتا ہے۔

سر کا بیان

س ۱۹ آدمی کا سر گول کیوں ہے۔

ج کیونکہ اس میں جسم انسانی کا نہایت رطوبت ناک حصہ شامل ہے اور نیز اس لئے کہ یہ گولائی ڈھال کی طرح دماغ کی حفاظت کرے۔

س ۲۰ کیا وجہ ہے کہ سر بالکل گول نہیں ہے بلکہ کچھ کچھ لمبا ہے۔

ج اس کی یہہ وجہ ہے کہ دماغ کے جو تین حصے ہیں وہ بخوبی ایک دوسرے سے الگ الگ معلوم ہو جاویں یعنی قوتِ خیال جو کہ پیشانی میں ہے۔ قوتِ ممیزہ جو کہ وسط دماغ میں ہے اور قوتِ حافظہ جو کہ سر کے پچھلے حصہ میں ہے

س ۲۱ جب کبھی انسان کچھ سوچتا ہے تو کس لئے وہ اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھاتا ہے۔

ج اس لئے کہ قوتِ خیال سر کے اگلے حصے میں واقع ہے اور اسی واسطے یہ حصہ سوچتے وقت اوپر کو اُٹھ جاتا ہے تاکہ وہ سوراخ جو کہ اس حصہ میں ہیں اچھی طرح کھل جاویں اور وہ ارادے جو خیالات کی مدد دیتے ہیں ان سوراخوں کے ذریعہ سے مدد پہونچائیں۔

س ۲۲ جب انسان کسی چیز کو یاد کرتا ہی تو کس لئے اوس کا چہرہ زمین کیطرف جھکا ہوا ہوتا ہے۔

ج کیونکہ دماغ کے پچھلے حصہ میں جو کہ قوتِ حافظہ کا گھر ہے ایسے سوراخ ہیں جو سر جھکانے سے کھلجاتے ہیں اور اون کے ذریعہ وہ ارادے جو کہ قوتِ حافظہ کو مدد دیتے ہیں فوراً

مدد پہونچاتے ہیں۔

س ۲۳ بدن کے اور حصوں کی طرح سر میں بھی کس لئے گوشت نہیں ہوتا۔

ج کیونکہ گوشت ہونے کی صورت میں سر بہت بھاری رہتا اور اس مضبوطی کیساتھ اپنی جگہہ پر نہ ٹھہر سکتا نیز ایسا سر جسکی چاروں طرف گوشت ہو چہرہ کو بدنما کر دیتا۔

س ۲۴ سر میں درد کیوں ہوتا ہے۔

ج خراب شدہ رطوبتیں جو معدہ سے نکل کر دماغ تک پہونچتی ہیں سر میں درد پیدا کرتی ہیں کبھی یہ درد حد سے زیادہ کھانے سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ دو بڑے بڑے پٹھے دماغ سے اوتر کر معدہ کے منہ تک پہونچتے ہیں جسکی وجہ سے جسم انسان کے یہ دونوں حصے ایک دوسرے کے غم میں شریک ہو کر رہتے ہیں۔

س ۲۵ عورتوں کو مردوں سے زیادہ درد سر کیوں ہوتا ہے۔

ج مہینے کے مہینے عورتیں حیض اور نفاس کے مرض میں مبتلا رہتے ہیں جسکی وجہ سے رطوبات ناپاک اور زہریلے بخارات پیدا ہوتے ہیں اور اوپر کیطرف دماغ میں جاکر درد سر پیدا کرتے ہیں مردوں میں حیض کا عارضہ نہیں اور اس لئے درد بھی بہت کم ہوتا ہے

س ۲۶ دماغ کا رنگ سفید کیوں ہے۔

ج (۱) دماغ سرد ہے اور سردی سے سفیدی کی پیدائش ہے۔

(۲) تاکہ اس میں اور تمام رنگوں میں شکل شباہت کا اثر آسکے۔ کیونکہ سفید رنگ نہایت ہی سادہ رنگ ہوتا ہے۔ اور ہر ایک رنگ قبول کرسکتا ہے۔

س ۲۷ حواس خمسہ فقط سر میں کیوں رکھے گئے ہیں۔

ج اس لئے کہ سر میں دماغ ہے جو تمام حواس پر حکومت کرتا ہے۔

س ۲۸ کس لئے دماغ اور دل پر صدمہ پہونچنے سے آدمی مر جاتا ہے۔

ج اسلئے کہ دماغ اور دل دو بڑے بڑے حصہ ہیں جنکو کہ زندگی سے بہت کچھ تعلق

ہے اُنپر جو صدمہ پہونچتا ہے وہ لاعلاج ہے۔

س ۲۹ دماغ میں رطوبت کیوں ہے۔

ج اس لئے کہ وہ آسانی سے اثر پذیر ہو سکے کیونکہ رطوبت بہت جلد اثر قبول کرتی ہے جیساکہ موم میں کہ بہت جلد مُہر کا چھاپہ اوسپر صورت پذیر ہو جاتا ہے۔

س ۳۰ دماغ میں برودت کیوں ہے۔

ج (۱) اس لئے کہ سردی آدمی کی سمجھ کو پاک اور صاف رکھتی ہے۔

(۲) دماغ کی سردی دل کی گرمی سے ملکر معتدل ہو جاتی ہے۔

آنکھوں کا بیان

س ۳۱ تمہاری دو آنکھیں اور ایک ناک کس لئے پیدا کی گئی۔

ج کیونکہ روشنی ہمارے لئے زیادہ ضروری ہے بہ نسبت خوشبو یا بدبو کے اور اس لئے قدرت نے ہمکو دو آنکھیں دیں تاکہ اگر ایک جاتی رہے تو دوسری باقی رہے۔

س ۳۲ بچے بچپن میں بڑی آنکھیں رکھتے ہیں جو اون کی عمر کے ساتھ چھوٹی ہوتی جاتی ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔

ج گرمی کا نہونا اور روشنی اور رطوبت کا اجتماع اس کی بڑی بھاری وجہ ہے آنکھیں سورج کی روشنی سے روشن پذیر ہوتی ہیں جو انکی رطوبت میں چمک پیدا کرتا ہے اور اوس کو صاف کرتا ہے اور جب سورج نہیں ہوتا تو یہ رطوبت تاریکی میں آجاتی ہے اور نگاہ تیز نہیں رہتی۔

س ۳۳ نیلی اور بھوری آنکھ کو رات میں دن سے زیادہ کیوں نظر آتا ہے۔

ج کیونکہ یہ بھورا پن بذاتہ روشن اور چمکتا ہوا ہوتا ہے اور وہ جوہر جنکے ذریعہ ہمکو دکھلائی دیتا ہے دن میں ضعیف ہو جاتے ہیں اور رات کیوقت مضبوط۔

س ۳۴ انسان کی آنکھوں کا رنگ کسواسطے مختلف ہوتا ہے۔

ج رطوبتوں کے اختلاف سے رنگت مختلف ہوتی ہیں۔ آنکھ میں تین قسم کی رطوبتیں اور

چار پردہ ہوتے ہیں پہلا پردہ جس کو صلبیہ کہتے ہیں آنکھ کا سب سے باہر کا مضبوط اور موٹا پردہ ہے۔ دوسرا پردہ جسکو قرنیہ کہتے ہیں سینگ کی مانند ہوتا ہے۔ تیسرا پردہ جسکو عنبیہ کہتے ہیں سیاہ انگور کی مانند ہوتا ہے۔ چوتھا پردہ جسکو عنکبوتیہ کہتے ہیں مکڑی کے جالی کی مانند ہوتا ہے پہلی رطوبت جس کو انجاجی لس کہتے ہیں انڈے کی سفیدی کی مانند ہوتی ہے دوسری رطوبت جسکو گلیرمل کہتے ہیں بلّور کی طرح شفاف ہوتی ہے۔ تیسری رطوبت جسکو واٹیرلس کہتے ہیں شیشہ کیطرح صاف ہوتی ہے۔ پس رطوبتوں کا اختلاف آنکھوں کی رنگتوں میں اختلاف پیدا کرتا ہے۔

س ۳۵ کیا وجہ ہے کہ یک چشم اچھے تیرانداز ہوتے ہیں۔ اور کس لئے عمدہ تیرانداز ایک آنکھ بند کر لیتے ہیں۔ اور کس لئے وہ لوگ جو کہ دوربین کے ذریعہ ستاروں کو دیکھتے ہیں ایک ہی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔

ج اس مسئلہ میں علم مناظر و مرایا میں بہت بحث کی گئی ہے اور وجہ یہ ہے کہ جیسا کہ کتاب الاسباب میں بیان کیا گیا ہے کہ ہر ایک قوّت اور طاقت جب اکھٹی ہو جاتی ہے تو اوس میں زیادہ زور ہوتا ہے بہ نسبت اُس وقت کے جبکہ وہ پریشان ہو اس لئے تمام قوت باصرہ جو دونوں آنکھوں میں ہوتی ہے ایک آنکھ میں جمع ہو جاتی ہے اور روشنی آدمی کی نگاہ میں زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے اور اس طرح پر وہ ایک آنکھ سے بہت کچھ دیکھ لیتا ہے بہ نسبت اُس حالت کے جبکہ اوس کی دونوں آنکھیں کشادہ ہیں۔

س ۳۶ بکثرت شراب پینے والا اور بکثرت ہنسنے والا کیوں جلد آنسو بہاتا ہے۔

ج اس لئے کہ زیادہ شراب پینے اور ہنسنے سے ہوا جو کہ اون کے پھیپھڑے میں جاتی ہے اوسکو مجبوراً آنکھوں کی طرف رخ کرنا پڑتا ہے اور آنکھوں کے مسامات کھل جاتے ہیں اور رطوبت نکلنے لگتی ہے جسکی وجہ سے اشک ریزی پیدا ہوتی ہے۔

س ۳۷ - زیادہ رونے والوں کے پیشاب میں کس لئے کمی پڑ جاتی ہے۔

ج اس لئے کہ وہ رطوبت جو کہ ان دونوں ذریعوں سے خارج ہوتی ہے دراصل ایکہی چیز ہوتی ہے اور ایک ہی قسم کی ہوتی ہے پس جہاں اشکریزی میں زیادتی ہوتی ہے پیشاب میں کمی پڑجاتی ہے اور یہ بات کہ وہ دونوں ایک ہیں قوت ذائقہ سے بخوبی ثابت ہوسکتی ہے کیونکہ اس قوت سے معلوم ہوا ہے کہ یہ دونوں نمکین ہیں۔

س ۳۸ کیا وجہ ہے کہ بعضے ایسے اشخاص جنکی آنکھیں صاف ہوتی ہیں کچھ نہیں دیکھتے۔

ج دراصل اونکی وہ رگیں جن سے کہ وہ دیکھتے ہیں خراب اور ناقص ہوجاتی ہیں اور اون کی کنپٹیوں میں فرق آجاتا ہے اور روشنی دماغ سے آنکھ تک نہیں پہونچ سکتی۔

س ۳۹ آنکھ آئینہ کی طرح صاف اور شفاف کس لئے ہے۔

ج (۱) کیونکہ وہ چیزیں جو کہ دیکھی جاسکتی ہیں بہ نسبت کسی اور چیز کے صاف اور شفاف چیز سے بہت جلد الگ ہوجاتی ہے اور ان کے علیحدہ رہنے سے بینائی کو قوت رہتی ہے (۲) آنکھ بدن کے تمام حصوں میں رطوبت ناک چیز ہے اور پانی سے بھری ہوئی ہے اور پانی کی مانند وہ خود بھی صاف اور شفاف ہے۔

س ۴۰ کسواسطے وہ لوگ کہ جنکی آنکھیں سروں میں اندر کو بیٹھی ہوئیں اور بہت گہری گڑی ہوئی ہوتی ہیں بہت دور تک دیکھ سکتے ہیں۔

ج اسواسطے کہ قوت باصرہ اُن کی آنکھوں میں منتشر نہیں ہوتی بلکہ ایک جگہہ جمع رہتی ہے اور جس چیز پر کہ نظر ڈالتی ہے صاف دیکھ لیتی ہے چنانچہ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کنوئے میں یا کسی گہری خندق میں کھڑا ہوکر آسمان کی طرف نظر دوڑائے تو اوس کو دن دہاڑے آسمان کے تارے نظر آجائیں گے کیونکہ ایسے مقامات میں قوت باصرہ اور شعاعوں کی طاقت پریشان نہیں ہوتی۔

س ۴۱ کیا وجہ ہے کہ وہ لوگ کہ جنکی آنکھیں اُبھری ہوئی اور باہر کو نکلی ہوئی ہیں دُور کی چیز نہیں دیکھ سکتے۔

ج کیونکہ وہ شعاعیں جو کہ آنکھ سے نکلتی ہیں چاروں طرف پھیل جاتی ہیں اور ٹھیک اسی چیز کی طرف جس کو دیکھنے والا دیکھتا ہے نہیں جاتیں اور کمزوری کا باعث ہوتی ہیں۔

س ۴۲ کیا وجہ ہے کہ اکثر جانوروں کے بچے اندھے پیدا ہوتے ہیں جیسے شیر کے بچے اور کتے کے پلے وغیرہ۔

ج کیونکہ یہ بچے ابھی تک پختگی کی حالت میں نہیں آتے اور خوراک اون میں اچھی طرح اثر نہیں کرتی بخلاف ابابیل کے کہ اگر اس کی آنکھیں ایک دفعہ جبکہ وہ اپنے گھونسلہ میں بچپن کی حالت میں ہی نکال لیجائیں تو پھر نکل آتی ہیں یہی حالت اکثر اُن جانوروں کی ہے جو کہ پیٹ سے نکلتے ہی مرے ہوئے معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ ریچھ کے بچے۔

س ۴۳ حیض والی عورت کی آنکھیں کس واسطے نئے شیشہ کو دھندلا کر دیتی ہیں۔

ج (۱) جب حیض جاری ہوتا ہے تو اس کے اندر سے زہریلے بخارات عورت کے سر تک پہونچتے ہیں اور وہ درد کے مارے اپنے سر پر کپڑا لپیٹ لیتی ہے اور چونکہ آنکھ میں بیشمار باریک باریک اور غیر محسوس سوراخ ہیں یہ بخارات اُن سوراخوں سے نکلکر آنکھ کے پردہ پر اثر کرتے ہیں جو خون سے بھر جاتی ہے۔ (۲) اُن کی آنکھیں اکثر خون بہاتی ہوئی نظر آتی ہیں اور ان خراب رطوبتوں کی وجہ سے یہ اشکریزی وجود میں آتی ہے یہ رطوبات مِل جُل کر بڑھتی ہیں اور ان کے پاس جو شیشہ ہوتا ہے اُس کو جا پہونچتی ہیں اور چونکہ یہ شیشہ گول صاف اور شفاف ہوتا ہے اس لئے بآسانی میلی چیز کا اثر اوس میں پڑ جاتا ہے۔

(۳) گوہ بہت زہریلا جانور ہے اس کی آنکھ کی زہریلی رطوبتیں مِل جُل کر اوس چیز تک پہونچتی ہیں جس پر کہ وہ نظر ڈالتا ہے پس اگر وہ آدمی کو دیکھتا ہے تو یہ رطوبتیں زندہ آدمی کو مار ڈالتی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب یہ جانور کسی صاف اور سخت چیز کو یا کسی مضبوط ڈھال کو دیکھتا ہے تو وہ اپنی جان کی ہلاکت ہو جاتا ہے کیونکہ وہ رطوبتیں جو کہ اسکی آنکھ سے نکلکر اُن چیزوں پر پڑتی ہیں اُسی کی طرف لوٹ آتی ہیں۔

س ۴۴ بلی اور بھیڑے کی آنکھ کی چمک دن میں کیوں نظر نہیں آتی ۔

ج وجہ یہہ ہے کہ زیادہ روشنی کم درجہ کی روشنی کو درہم کردیتی ہے اور زیادہ روشنی میں کم درجہ کی چمک نظر نہیں آتی لیکن اندھیرے میں یہ کم درجہ کی چمک زیادہ قوی اور روشن ہوجاتی ہے ۔

س ۴۵ سبزہ دیکھنے سے کسواسطے آنکھوں میں تراوٹ آتی ہے ۔

ج اس لئے کہ سبزہ نگاہ میں صرف نرم حرکت پیدا کرتا ہے اور اس لئے اوس کے دیکھنے سے آنکھ کو آرام ملتا ہے یہہ بات سیاہ اور سفید رنگوں میں نہیں کیونکہ یہہ رنگ آنکھ میں زیادہ حرکت پیدا کرتے ہیں جس سے آنکھ کو صدمہ پہونچتا ہے اور جسقدر کوئی محسوس چیز صدمہ پہنچاتی ہے اسیقدر قوت حاسہ کو ضرر پہنچتا ہے ۔

ناک کا بیان

س ۴۶ کیا وجہ ہے کہ ناک بہ نسبت دیگر اعضاء انسانی کے باہر کو نکلی ہوئی ہے ۔

ج (۱) کیونکہ ناک بمنزلہ دماغ کے چھجہ کے ہے جس کے ذریعہ سے دماغ بلغمی غلاظت سے صاف رہتا ہے اور یہہ چھجہ باہر کو اس لئے نکلا ہوا ہے کہ دوسرے اعضاء اس سے نقصان نہ اوٹھائیں ۔ (۲) ناک چہرہ کی زیبایش ہے اور سونگھتی ہے

س ۴۷ کیا وجہ ہے کہ انسان میں بہ نسبت اور حیوانات کے سب سے زیادہ قوت شامہ ہے ۔

ج کیونکہ انسان کا دماغ سب جانوروں سے زیادہ ہوتا ہے اور بوجہ کثرت رطوبت اور کثرت برودت کے دماغ اپنی اصلی حالت پر نہیں ہوتا اور قوت شامعہ بہی اچھی نہیں ہوتی بلکہ بہت سے آدمیوں میں تو یہہ قوت اسی لئے ہوتی ہی نہیں ۔

س ۴۸ کیا وجہ ہے کہ گدھ اور کوڈھینگ جانور بہت دور سے سونگھ لیتے ہیں اور اونکی قوت شامہ بہت تیز ہوتی ہے ۔

ج اصل میں ان کا دماغ بہت خشک ہوتا ہے اور ہوا جو خوشبو اور بدبو کو لیجاتی ہے دماغ کی رطوبت اس کی مزاحم نہیں ہوتی یہہ خوشبو بہت جلد ناک کے پردہ پر اثر کرتی ہے اور یہی وجہ ہے کرگس، چیتہ اور خونخوار جانور دہ میل سے مردوں کی بو سونگھ لیتے ہیں

س ۴۹ قدرت نے نتھنے کیوں پیدا کئے

ج تاکہ جب ہمارا منہ بند ہو جائے تو ہم باسانی نتھنوں کے ذریعہ سے سانس لیکر اپنے دل کو تازہ کر لیں۔

(۲) ہوا جو اندر منہ سے آتی ہے بدمزہ ہوتی ہے کیونکہ وہ معدہ سے بہت سی رطوبت اپنے ساتھ لاتی ہے بخلاف اوس ہوا کے جو نتھنوں سے نکلتی ہے اور مضر نہیں ہوتی۔

(۳) بلغم جو دماغ سے اترتا ہے نتھنوں کے ذریعہ نکلجاتا ہے۔

س ۵۰ ہم چھینکتے کیوں ہیں۔

ج تاکہ زائد مادے جو قوت باصرہ دماغ میں جمع رہتی ہیں باسانی دور ہو جائیں جس طرح کہ کھانسنے سے پھیپھڑا صاف ہوتا ہے اوسی طرح بصارت اور دماغ چھینکنے صاف ہو جاتے ہیں اور اسی سبب سے حکما مریضوں کو چھینکنے کی دوا دیتے ہیں اور یہی باعث ہے کہ جو مریض چھینک نہیں سکتے مر جاتے ہیں اور یہہ نہ چھینکنا اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ اون کے دماغ میں غلیظ رطوبت اس قدر بھری ہوئی ہے کہ صاف نہیں ہو سکتی۔

س ۵۱ سکتے والے مریض کیوں نہیں چھینکتے۔

ج کیونکہ اس وقت اون کے دماغ کی نسیں بند ہو جاتی ہیں اور نیز اگر وہ چھینکنے بھی لگیں تو اون کا سکتہ جاتا رہتا ہے۔

س ۵۲ سورج کی تپش سے چھینک زیادہ کیوں آتی ہے بخلاف آگ کی تپش کے۔

ج کیونکہ سورج کی تپش مادہ کو پگھلا دیتی ہے ضایع نہیں کرتی اور اسی وجہ سے رطوبت جو پگلتی ہے چھینکنے کے ذریعہ برآمد ہوتی ہے۔ بخلاف آگ کے کہ وہ جہاں پگھلاتی

ہے مادہ کو ضائع بھی کرتی ہے اور اس طرح بجائے زیادہ کرنیکے چھینکنے میں کمی پیدا کرتی ہے۔

کانوں کا بیان

س ۵۳ کسلیئے اور جانور سوائے انسان کے اپنے کانوں کو ہلا سکتے ہیں۔

ج اس لیئے کہ نچلے جبڑے کے قریب ایک پٹھہ ہے جس کے ذریعہ سے حیوانات کان ہلا سکتے ہیں انسان کے بدن میں یہہ پٹھہ بہت پھیلا ہوا ہے کہ جس کی وجہ سے وہ کان ہلانے نہیں پاتے لیکن اور حیوانات اس پٹھہ کو جسپر گوشت چڑھا ہوا ہوتا ہے استعمال کر کے کان میں حرکت پیدا کرتے ہیں۔

س ۵۴ گدھے کے کان کھڑے ہونیسے ہم مینہ برسنے کا شگون کیوں لیتے ہیں۔

ج اس لیئے کہ گدھا نہایت اوداس اور غمگین طبیعت کا جانور ہے پس جب مینہ برسنے کو ہوتا ہے تو اوس کی طبیعت پر عجیب اثر ہوتا ہے۔ کل جانور مینہ برسنے میں اپنے کان کھڑے کر لیتے ہیں مگر یہ پہلے ہی کھڑے کر لیتا ہے۔

س ۵۵ کسواسطے بعضے جانوروں کے کان نہیں ہوتے۔

ج قدرت ہر ایک چیز کو وہی عطا کرتی ہے جو اس کیلئے مناسب ہے اگر وہ پرندوں کو کان دیتی تو ان کو اڑنے میں دقت ہوتی۔ اسی طرح مچھلیوں کے بھی کان نہیں ہوتے ورنہ وہ تیر نہیں سکتی صرف اون کے سروں میں دو سوراخ ہوتے ہیں جن کے ذریعے سے وہ سن لیتی ہیں۔

س ۵۶ چمگادڑ باوجود جانور ہونے کے کسواسطے کان رکھتا ہے۔

ج کچھہ تو پرند ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ اڑتی بھی ہے اور اوس کے بازو بھی ہوتے ہیں اور کچھہ وہ زمین کے جانوروں سے بھی مشابہت رکھتا ہے چنانچہ اوس کے بدن پر چوہیا کی طرح بال ہوتے ہیں اور دانت بھی ہوتے ہیں۔

س ۵۷ آدمی کے کان گول کیوں بنائے ہیں۔

ج اس لئے کہ تمام مجموعہ کی شکل اُس کے اعضاء کے ساتھہ مناسبت رکھے جس طرح
کہ پانی کا ایک قطرہ کُل پانی کے مجموعہ کی طرح گول ہوتا ہے اسی طرح آدمی کے سر
کی طرح اس کا کان بھی گول ہوتا ہے بخلاف اور جانوروں کے کہ جہاں اون کے سر
لانبے ہوتے ہیں وہاں اون کے کان بھی لمبے ہوتے ہیں۔

س۵۸ قدرت نے سب جانوروں کو کس لئے کان دئے۔

ج تاکہ اون سے وہ سن لیویں۔

(۲) کان کے ذریعہ سے سودائی مادہ رفع ہوتا ہے جس طرح کہ بلغمی مادہ ناک کے ذریعہ سے

مُنھہ کا بیان

س۵۹ منھہ کے ساتھہ ہونٹ کیوں پیدا کئے۔

ج تاکہ وہ دانتوں کی حفاظت کریں ورنہ ہمیشہ کھولے رہنے کی حالت میں دانت بہت
ہی بدنما معلوم ہوتے۔ نیز دانت خاصیتاً سرد ہیں اور کھولے رہنے کی صورت
میں ان کو ضرر پہونچنے کا اندیشہ تھا۔

س۶۰ آدمی کے دو آنکھیں دو کان اور صرف ایک مُنہ کیوں پیدا کیا۔

ج اس لئے کہ آدمی زیادہ سُنے اور زیادہ دیکھے لیکن کم بولے اور سننے اور دیکھنے
سے ہی ہمکو اچھے بُرے کی تمیز ہوتی ہے۔

س۶۱ آدمی کے مُنہ کس لئے پیدا کیا۔

ج اس لئے کہ مُنہ معدہ کا دروازہ ہے۔

(۲) اس لئے کہ غذا دانتوں کے ذریعہ چبائی جاتی ہے اور ہضم ہونے کے
واسطے وہ یہاں طیار ہو جاتی ہے۔

(۳) ہوا جو کہ مُنہ میں آتی ہے دل کو طاقت بخشنے کیواسطے پاک اور صاف ہو جاتی ہے

س۶۲ ہمارے ہونٹ متحرک کیوں پیدا کئے گئے۔

ج تاکہ آواز ایسی طرح نکلے اور کیونکہ بغیر ہونٹوں کے آواز مکمل نہیں ہوتی جس طرح بغیر ا ب ت کے تحریر نہیں بنتی اسی طرح بغیر ہونٹوں کے تقریر بھی ادھوری رہتی ہے۔

س ۶۳ جنبھائی لینے کا کیا باعث ہے۔

ج یہ جنبھائی اُن غلیظ بخارات اور رطوبتوں سے پیدا ہوتی ہے جو ہمارے جبڑوں میں بھری ہوئی ہیں جن کے نکلنے سے منہ کھلتا ہے اور جبڑے سے جبڑا الگ نظر آتا ہے۔

س ۶۴ دوسرے کو جنبھائی لیتے دیکھکر ہمکو بھی کس لئے جنبھائی آنے لگتی ہیں۔

ج یہ صرف خیال کا اثر ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک گدھا جو کہ غم کے مارے کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور مدت تک پیشاب نہیں کرتا لیکن جب کسی دوسرے گدھے کو کھاتا پیتا دیکھ لیتا ہے تو وہ بھی وہی کام کرنے لگتا ہے۔

دانتوں کا بیان

س ۶۵ کیا وجہ ہے کہ بدن کی تمام ہڈیوں میں صرف دانتوں ہی میں محسوس کرنے والی طاقت پیدا کی گئی۔

ج تاکہ دانت سردی اور گرمی میں فرق کر سکیں تاکہ اونکو کسی چیز سے صدمہ نہ پہونچے بخلاف اور ہڈیوں کے کہ اون پر گوشت چڑھا ہوا ہے اور اونکو اس فرق کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔

س ۶۶ بہ نسبت عورتوں کے مردوں کے دانت کیوں زیادہ ہوتے ہیں۔

ج اس واسطے کہ گرمی اور خون مردوں میں زیادہ ہوتا ہے۔

س کیا وجہ ہے کہ بخلاف اور ہڈیوں کے ہمارے دانت عمر بھر کیوں بڑھتے ہیں۔

ج اسواسطے کہ اگر وہ بڑھا نہ کرتے تو اسی مدت میں چبانے اور پیسنے سے اون کا

ابتک تو خاتمہ ہی ہو جاتا۔

س ۶۸ کیا وجہ ہے کہ بخلاف اور ہڈیوں کے اگر دانت گر پڑیں یا نکال لئے جاویں تو پھر وہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

ج اس لئے کہ اور ہڈیاں اوس رطوبت سے پیدا ہوتی ہیں جو کہ آدمی کی اصل پیدایش کا باعث ہے پس وہ رحم کے اندر ہی غذا پاتے ہیں لیکن دانت اوس رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں جو غذا کیساتھ آدمی کو ہر روز ملتی ہے۔

س ۶۹ آدمی کے چار دانت جوانی میں کیوں گر جاتے ہیں اور ڈاڑھیں نہیں گرتیں۔

ج اول تو مادہ کے نقصان کیوجہ سے دوسرے خود شکل اُن کے گرنے کا باعث ہوتی ہے کیونکہ وہ باریک ہوتے ہیں بخلاف ڈاڑھوں کے کہ وہ اوپر سے چوڑی ہوتی ہیں۔ نیز یہ اُن کے دانتوں کا کام ہے کہ وہ غذا کو کاٹکر اوس کے ٹکڑے کرے اور ڈاڑھیں صرف چبانے کیواسطے پیدا کی گئیں ہیں۔

س ۷۰ کیا وجہ ہے کہ سب سے پہلے ہمارے اگلے دانت پیدا ہوتے ہیں۔

ج اسواسطے کہ ہمکو اون کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ غذا کے کاٹنے کیواسطے بہ نسبت ڈاڑھوں کے کہ وہ چبانے کے کام آتی ہیں۔

س ۷۱ ہمارے دانت بڑھاپے میں کس لئے کالے پڑ جاتے ہیں۔

ج دانتوں میں غذا کے رہجانے۔ بلغم کے نکلنے اور سودائی رطوبت کے پیدا ہونے سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے اس کالے پن کا باعث ہوتی ہے۔

س ۷۲ بچھیرے کے دانت جوانی میں زرد کیوں ہوتے ہیں اور جوں جوں وہ بڑھتا جاتا ہے ان میں سفیدی کس لئے آتی جاتی ہے۔

ج اس لئے کہ گھوڑے میں رطوبت بکثرت ہوتی ہے جو جوانی میں جزو ہو کر غلیظ ہو جاتی ہے لیکن آخر عمر میں یہ رطوبت بوجہ گرمی کے کم ہونے کے باقی رہتی ہے اور جیسا کہ

رطوبت کا رنگ ہے یعنی سفید ویسے ہی دانت سفید ہو جاتے ہیں۔

س ۳ قدرت نے کسلئے تمام جانوروں کو دانت دئے۔

ج بعضوں کو لڑنے اور بچاؤ کیواسطے جیسا کہ بھیڑیوں اور چمگادڑوں کو۔ بعضوں کو کہانے کیواسطے جیسے گھوڑوں کو بعضوں کو آواز کیواسطے جیسے انسان کو۔

س ۴ کسلئے سینگ والے جانوروں کے اوپر کے دانت نہیں ہوتے۔

ج سینگ اور دانت ایک ہی مادہ سے پیدا ہوتے ہیں یعنی اس رطوبت سے جو آدمی میں غذا کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ پس جو مادہ سینگوں میں صرف ہو جاتا ہے اسکی کمی دانتوں واقع ہوتی ہے۔ اسیوجہ سے اِن جانوروں کے اوپر کے دانت نہیں ہوتے۔ یہ حیوان اچھی طرح غذا کو چبا نہیں سکتے۔ اسیواسطے دانتوں کا نقصان پورا کرنے کے لئے اُن کے دو معدے ہوتے ہیں جہاں سے وہ غذا پہر انکے منہ میں لوٹ آتی ہے اور وہ اسکو پہر چبا چبا کر دوسرے معدہ کیطرف پہونچاتے ہیں جہاں وہ جاکر ہضم ہوتی ہے

س ۵ کیا وجہ ہے کہ بعضے جانور دانتوں کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں جیسے بکری اور بھیڑئیے کے بچے۔ اور بعضے بے دانت جیسے آدمی کے بچے۔

ج قدرت نے غیر ضروری چیزیں نہیں پیدا کرتی اور زائد چیزیں بھی اس میں کثرت سے نہیں۔ اور اسیواسطے یہ جانور چونکہ پیدا ہوتے ہی اون کو دانتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ دانتوں کیساتھ پیدا کئے گئے بخلاف آدمی کے بچے کے کہ وہ مدت تک دودھ پیتا ہے اور اوسکو دانتوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔

زبان کا بیان

س ۶ زبان میں مسامات کیوں پیدا کئے گئے۔

ج کیونکہ زبان ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے ذریعہ سے ہم کسی چیز کے ذائقہ کو معلوم کرلیں اور یہ بات بغیر مسامات کے حاصل نہیں ہوسکتی علاوہ ازیں یہ بھی کہتے

ہیں کہ لعاب جو بہیپڑوں سے نکلکر منہ میں آتا ہے اِن مسامات میں جمع رہتا ہے اور
غذا کے ہضم کرنے میں کام آتا ہے۔

س ۷ کیا وجہ ہے کہ بیمار آدمی کی زبان پر ہر ایک چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے
ج اس لئے کہ بیماروں کے معدے سودائی رطوبات سے بھرے ہوئے ہوتے
ہیں اور سودا نہایت کڑوی چیز ہے اور اوس کے بخارات جو زبان پر پہونچتے ہیں زبان
پر اثر ڈالتے ہیں کہ جو چیز اوس پر رکھی جاتی ہے کڑوی معلوم ہوتی ہے۔

س ۸ جب ہم کسی کھٹی یا تیز ذائقہ چیز کا نام سنتے ہیں تو ہمارے منہ میں پانی کیوں بھر آتا ہے
ج اس لئے کہ خیال کی قوت ذائقہ کی قوت سے زیادہ موثر ہوتی ہے اور جب ہم
کسی ذائقہ کا خیال کرتے ہیں تو ہم قوت ذائقہ کو ایک ذریعہ بناتے ہیں اور ذائقہ ہمارے
خیال میں اسی لعاب کے ذریعہ سے پورا ہوتا ہے۔

س ۹ بعضے آدمی ہکلاتے اور تتلاتے کس لئے ہیں۔
ج کبھی تو دماغ اور زبان کی رطوبت کے باعث جیسا کہ بچے جو صحیح طور سے بہت
سے حرفوں کو ادا نہیں کر سکتے اور کبھی یہ ہکلاپن اِن پٹھوں کے ہٹ جانیسے پیدا ہوتا ہے
جو زبان سے ملے ہوئے ہیں بلغم کی کثرت اِن کو خراب کر دیتی ہے۔

س ۱۰ سانپ اور باؤلے کتے کی زبان میں کہاں سے زہر آتا ہے۔
ج بوجہ اُس زہرناک رطوبت کے جو اُن کے بدن میں پھیلی ہوئی ہے۔

س ۱۱ کیا وجہ ہے کہ کتے کی زبان میں شفا ہے اور گھوڑے کی زبان میں
زہر کا اثر ہوتا ہے۔

ج اسکی وجہ وہ خاصیت ہے جو خدا نے اون جانوروں کی زبان میں پیدا کی ہے۔
چنانچہ کتے کی زبان میں بیشمار مسامات ہیں جو زخم کو چوس لیتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ
کتے کی زبان میں ایک ایسی رطوبت ہے جو اُس کے زخم کو اچھا کر دیتی ہے اور گھوڑے

کی زبان میں ایسی رطوبت ہے جو بجائے فائدہ کے نقصان پہونچاتی ہے۔

س ۴۲ تھوک کی رنگت سفید کیوں ہے۔

ج اسوجہ سے کہ زبان کی حرکت گرمی پیدا کرتی ہے جو اس زیادتی کو سفید کر دیتی ہے جو کہ پانی کے جھاگ پر نظر آیا کرتی ہے۔

س ۴۳ منہ کے لعاب میں کسی قسم کا مزہ اور ذائقہ کیوں نہیں ہوتا۔

ج اگر اس میں کسی خاص قسم کا مزہ ہوتا تو وہ کسی ذائقہ کو محسوس نہ کر سکتی بلکہ ہر ایک چیز اس کو اسی ذائقہ کی معلوم ہوتی۔

س ۴۴ روزہ دار کا لعاب کسواسطے زخم کو اچھا کر دیتا ہے۔

ج اس لئے کہ یہ بہت صاف ہو جاتا ہے اور اس میں قوت ہاضمہ بہت ہوتی ہے

س ۴۵ کس لئے بعضے آدمیوں میں لعاب زیادہ ہوتا ہے۔

ج یہ بلغمی آثار کیوجہ سے ہوتا ہے جو کہ ان لوگوں میں بکثرت ہوتا ہے اور اس بلغم کی وجہ سے انکو بخار جاڑے کی باری رہتی ہے بلغم اُن لوگوں میں جو کم تھوکتے ہیں کم ہوتا ہے اور گرمی ان میں اسقدر ہوتی ہے کہ لعاب خشک ہو جاتا ہے اکثر لعاب کی کمی بخار آنے کی علامت ہوتی ہے۔

س ۴۶ کیا وجہ ہے کہ روزہ دار کا لعاب روزہ خور یعنی پرشکم آدمی کے لعاب سے زیادہ صاف ہوتا ہے۔

ج اس لئے کہ ایسے آدمی کا لعاب غذا کی چپکاہٹ سے جو روزہ خور کے لعاب کو گاڑھا کر دیتی ہے بچا رہتا ہے۔

س ۴۷ تھوک کہاں سے پیدا ہوتا ہے۔

ج وہ جھاگ جو کہ پھیپھڑے سے نکلتے ہیں تھوک پیدا کرتے ہیں حکماء کے نزدیک پھیپھڑا بلغم کی اصلی جگہ ہے۔

س ۸۸ پرندوں کے تھوک کیوں نہیں ہوتا۔

ج اس لئے کہ اُن کے پھیپھڑے بہت خشک ہوتے ہیں۔

س ۸۹ زبان کس لئے بعضے وقت بولنے سے معذور ہو جاتی ہے۔

ج یہ اصل میں فالج یا سکتہ سے جبکہ یکلخت خون کا ایک حصہ نکل جاتا ہے یا غلیظ رطوبات جمع ہوتی ہیں واقع ہوتا ہے۔

تالو کا بیان

س ۹۰ کچّے پھل کڑوے اور کھٹے اور پکّے پھل میٹھے کیوں ہوتے ہیں۔

ج کھٹاس گرمی کے نہونے اور رطوبت کی غلاظت سے اور برودت سے پیدا ہوتی ہے اور مٹھاس جب تک کہ سورج کی گرمی سے پھل کی رطوبت اچھی طرح گرم نہیں ہو جاتی نہیں آتی۔

س ۹۱ کیا وجہ ہے کہ ہمکو تلخی یا کسی اور مزہ کی بہ نسبت مٹھاس اچھی معلوم ہوتی ہے۔

ج اس لئے کہ میٹھی چیز خاصیتاً گرم وتر ہوتی ہے اور اپنی گرمی کیوجہ سے زائد رطوبات کو جلا دیتی ہے لیکن تیز اور تلخ ذائقہ دار چیز میں برودت بہت ہوتی ہے جو کہ ہمارے بدن کے ایک ایک حصہ کو چبھتی ہے اور بری معلوم ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم اُس ذائقہ کو پسند نہیں کرتے۔

س ۹۲ کیا وجہ ہے کہ تیز ذائقہ مثل ادرک کے بھوک پیدا کرتا ہے اور کسی دیگر کا ذائقہ اسقدر بھوکھ نہیں پیدا کرتا۔

ج اس لئے کہ ادرک کا ذائقہ سرد ہوتا ہے اور ٹھنڈک پیدا کرتا ہے اور سردی کی خاصیت ہے کہ وہ بھوک کی خواہش پیدا کرتی ہے۔

س ۹۳ سانس لینے میں ہم کس لئے زیادہ مقدار ہوا کی لیتے ہیں اور کم نکالتے ہیں۔

ج اس لئے کہ ہوا کا بہت سا حصہ جو کہ سانس لینے میں ہمارے بدن کے اندر جاتا

ہے غذا کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور غذا کیساتھ پھیپھڑوں میں رہ جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہو بستی کو اگر کسی بند مقام میں بند کیا جائے تو اس کا گلا نہیں گھٹتا بلکہ بہت دیر تک وہ ہوا کے ذریعہ جو اس کے پھیپھڑے میں جمع رہتی ہے زندہ رہتا ہے۔

س ۹۴ کس لئے ہوا جو ایک غیر محسوس اور پتلی چیز ہے ہمارے منہ سے نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

ج اس لئے جو ہوا سانس کے ذریعہ ہم میں آتی ہے وہ دل پر جو بخارات ہوتے ہیں اُن سے ملکر بھاری پڑ جاتی ہے منہ سے نکلتے وقت دکھلائی دینے لگتی ہے چنانچہ جاڑوں میں تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ ہم اپنے سانس کی ہوا کو دیکھ لیتے ہیں کیونکہ سردی ہوا کے بخارات کو جما دیتی ہے جسکی وجہ سے وہ غلیظ ہو کر نظر آنے لگتی ہے۔

س ۹۵ بعضے آدمی کے سانس میں بدبو کہاں سے آتی ہے۔

ج وہ غلیظ بخارات جو کہ معدہ سے نکلتے ہیں وہ ہوا کے ساتھ چلے آتے ہیں اور کبھی پھیپھڑے کے بگڑنے سے بھی بدبو پیدا ہوتی ہے۔ جذامی آدمیوں کے سانس میں اسقدر زہر ہوتا ہے کہ اگر کوئی پرندہ اُن کے پاس ہو تو فوراً مر جائے۔

س ۹۶ کیا وجہ ہے کہ جذامی آدمیوں کی آواز بھاری ہوتی ہے۔

ج اس لئے کہ اونکے پھیپھڑے میں جو کہ آواز کیواسطے آلہ کا کام دیتا ہے فرق پڑ جاتا ہے

س ۹۷ بعضے آدمیوں کی آواز کسلئے خراب ہو جاتی ہے۔

ج بوجہ اس غلاظت کے جو دماغ سے اوتر کر اون کے پھیپھڑوں میں بیٹھ جاتی ہے بعض وقت یہ میل حلق میں ہی بیٹھ جاتا ہے اور بعضے وقت یہ غلاظت کا مجموعہ گلے میں ہی جمع ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے آواز بگڑ جاتی ہے۔

س ۹۸ کیا وجہ ہے کہ تمام مخلوقات میں بجز کوے کے مادہ کی آواز نر کی آواز سے اور عورت کی آواز مرد کی آواز سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

ج رگوں اور نلکیوں کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت میں وہ رگیں اور نلکیاں جو آواز کے نکلنے میں مدد دیتی ہیں بہ نسبت مرد کے زیادہ باریک ہوتی ہیں اور جس طرح کہ باریک نلکی کا باجا بہت تیز آواز نکالتا ہے بہ نسبت اس باجے کے جو بہت کھلا ہوا ہوتا ہے اسی طرح عورت کی آواز زیادہ تیز اور باریک ہوتی ہے نیز عورتیں سرد مزاج ہوتی ہیں۔ اور سردی آواز کے راستہ کو بند کر دیتی ہے مرد گرم مزاج ہوتے ہیں اور حرارت کی وجہ سے اون کی آواز کے راستے کشادہ ہو جاتے ہیں۔ نیز عورتوں کے پھیپھڑوں میں رطوبت زیادہ اور گرمی کم ہوتی ہے جس کی وجہ سے نوجوان بھی عورت کی طرح باریک اور تیز آواز والے ہو جاتے ہیں۔

س ۹۹ کیا وجہ ہے کہ مرد کی آواز چودھویں سال میں اور عورت کی آواز بارھویں سال میں بدل جاتی ہے۔

ج اسلئے اس عمر میں آواز کی ٹربودی اور جھرجھری ہو جاتی ہے اسکا ثبوت جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کسی ستار کے تار کو کھول دیا جاوے تو اوس کی آواز بھاری ہو جاتی ہے بخوبی سمجھ میں بھاری آتا ہے۔ اور نیز جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بچھڑے اور خصی شدہ مرغ بہ نسبت اوروں کے نہایت نرم اور باریک آواز کہتے ہیں۔

س ۱۰۰ چھوٹے پرندے مثل چنڈول اور بلبل کے بہ نسبت بڑے پرندوں ے کس لئے بلند آواز سے گاتے ہیں۔

ج اس لئے کہ چھوٹے پرندوں کی طبیعتیں نہایت پاک اور صاف ہوتی ہیں اور لی آواز کی نلکی بہت باریک ہوتی ہے اور اسی لئے جب کبھی وہ گاتے ہیں تو انکی آواز بہت جلد نکلتی ہے اور ہر ایک سُر ان کے قابو میں ہوتا ہے۔

س ۱۰۱ کیا وجہ ہے کہ مکھیاں۔ ننھنے۔ ٹڈیاں۔ اور اور بہت سے اس قسم کے جانور باوجودیکہ ان میں پھیپھڑے نہیں ہوتے آواز کرتے اور شور مچاتے ہیں۔

ج اس لئے کہ اس میں ایک چھوٹا سا چمڑا ہوتا ہے جس پر ہوا کے ٹکرانے سے آواز پیدا ہوتی ہے

س ۱۰۲ کیا وجہ ہے کہ مچھلیاں آواز نہیں کرتیں۔

ج مچھلیوں کے نہ دل ہوتا ہے نہ پھیپھڑا بلکہ صرف گلے ہوتے ہیں اور پس سانس لینے کیوقت ہوا اون کے جسم میں نہیں جاتی اور اُس کے نہ جانے سے آواز بھی نہیں پیدا ہوتی کیونکہ آواز ہوا کے ٹکرانے سے نکلتی ہے۔

گردن کا بیان

س ۱۰۳ جانوروں کے گردن کس لئے پیدا کی گئی۔

ج گردن سر کو سمبنھالتی ہے اور اوس میں جو اعصاب ہیں اُن کے ذریعہ سے حرکت اور حس دماغ سے تمام بدن پر پہونچتی ہے اور دل جو کہ بدن کا بہت گرم حصہ ہے گردن کے ذریعہ سے دماغ سے الگ ہے۔

س ۱۰۴ سانپ اور مچھلی وغیرہ جانوروں کی گردن کس لئے پیدا نہیں کیگئی۔

ج ان جانوروں کے دل نہیں ہوتا اور جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں دماغ کو دل سے الگ کرنے کے لئے گردن کی ہی ضرورت نہیں ہوتی یا اُن کے کسی اندرونی حصہ میں گردن ہوتی ہے جو نظر نہیں آتی۔

س ۱۰۵ گردن میں ہڈیاں اور جوڑ کسواسطے رکھے گئے۔

ج تاکہ وہ اچھی طرح سر کو سنبھال سکے اور نیز اس لئے کہ استخوان بذریعہ گردن کے دماغ سے ملا دی گئی ہے کیونکہ استخواں سے دماغ کو بھیجا یعنی مغز ملتا ہے جس پر دماغ کا سارا دار و مدار ہے۔

س ۱۰۶ کلنگ اور لق لق وغیرہ جانور کس لئے بڑی بڑی گردنیں رکھتے ہیں۔

ج اس لئے کہ یہ جانور اپنی خوراک پانی کی تہ سے نکال کر لاتے ہیں۔ بعضے جانور جیسے چڑیا اور باز چھوٹی گردن رکھتے ہیں کیونکہ وہ بوجہ مردار خوار ہونے کے منہ کا گردن کا

ضرورت رکھتے ہیں اور اسی طرح بیل بھی چھوٹی گردن رکھتا ہے۔

س ۱۰۷ گردن کسواسطے خاصکر زبان کی جڑ سے کھوکھلی بنائی گئی۔

ج اس لئے کہ اس جگہہ دو راستہ ہیں ایک کے ذریعہ تو معدہ تک غذا پہونچتی ہے اور دوسرا سانس لینے کے کام آتا ہے۔

س ۱۰۸ کس لئے یہ سانس کی نلکی گول اور چھلہ دار بنائی گئی۔

ج تاکہ باسانی مڑ سکے اور اُس سے اچھی آواز نکلے۔

کندھے اور بازو کا بیان

س ۱۰۹ کندھے اور بازو کس لئے پیدا کئے گئے۔

ج بوجھا اوٹھانے کیواسطے۔

س ۱۱۰ ہمارے بازو گول کیوں بنائے گئے۔

ج تاکہ جلدی اور پھرتی سے کام کریں۔

س ۱۱۱ بازو موٹے کیوں بنائے گئے۔

ج تاکہ وہ اسقدر مضبوط ہوں کہ بوجہ اوٹھا سکیں اور دکھہ دینے کیواسطے کام آئیں ان کی ہڈیاں موٹی بنائی گئی ہیں۔ تاکہ انہیں بہت سا مغز جمع رہے ورنہ ان کو باسانی ضرر پہونچتا اور وہ خراب ہو جاتے۔

س ۱۱۲ کیا وجہ ہے کہ بازو بعضی بیماریوں میں ہلکے اور چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ مثلاً دیوانگی اور سکتہ میں۔

ج اس لئے کہ اگر ایک عضو کو تکلیف پہنچتی ہے تو تمام اعضا تکلیف اٹھاتے ہیں پس تمام بدن کی رطوبت اس عضو کی طرف چلی جاتی ہے جسکو کہ تکلیف اور صدمہ اوٹھانا پڑتا ہے۔

س ۱۱۳ کیا وجہ ہے کہ وحشی جانور بازو نہیں رکھتے۔

ج اس لئے کہ اون کے دونوں اگلے پاؤں بازو کا کام کرتے ہیں۔

ہاتھ کا بیان

س ۱۱۴ آدمی اور نیز بندر کے ہاتھ کیوں پیدا کئے گئے۔

ج ہاتھ آدمی کے لئے ایک اوزار ہے جس سے کہ وہ بہت سے کام لیتا ہے۔ اور دیگر اعضا سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔

س ۱۱۵ بعض آدمی کھبّے کیوں ہوتے ہیں یعنی بجائے سیدھے ہاتھ کے زیادہ تر بائیں ہاتھ سے کام لیتے ہیں۔

ج اس کی وجہ وہ حرارت ہے جو ایسے آدمیوں کے دل میں بکثرت ہوتی ہے اور انکو اسقدر حسیت کر دیتی ہے کہ دائیں اور بائیں ہاتھ سے کام لینا انکیواسطے برابر ہے۔

س ۱۱۶ انگلیوں میں پوروے کس لئے پیدا کئے گئے۔

ج تاکہ ہر چیز کو ہاتھ میں لینے اور رکھنے میں آسانی ہو۔

س ۱۱۷ انگلیوں میں تین جوڑ اور انگوٹھے میں صرف دو جوڑ کسلئے ہیں۔

ج انگوٹھے کے بھی تین ہی جوڑ ہیں لیکن تیسرا جوڑ ہاتھ سے ملا ہوا ہے اور وہ تمام انگلیوں سے زیادہ مضبوط ہے کیونکہ اسکو پولیکو کہتے ہیں (یعنی طاقت میں زیادہ)

س ۱۱۸ دائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے زیادہ چست کیوں ہیں

ج اس کی وجہ وہ گرمی ہے جو کہ اس کے دائیں ہاتھ کے اس حصہ میں بشدت موجود رہتی ہے اور پھرتی پیدا کرتی ہے۔

ناخون کا بیان

س ۱۱۹ ناخون کہاں سے نکلتے ہیں اور کسطرح پیدا ہوتے ہیں۔

ج رطوبت جو کہ انگلیوں کے اندر سے نکلتی ہے باہر آکر بیرونی ہوا کیوجہ سے سخت پڑ جاتی ہے اور سینگ کی مانند ہو جاتی ہے

س ۱۲۰ بڈھوں کے ناخوں کالے اور پیلے کسلئے پڑ جاتے ہیں۔

ج دل کی گرمی جب بڑہاپے میں کم ہو جاتی ہے تو ناخون کی خوبصورتی میں بھی اسی وجہ سے فرق آجاتا ہے۔

س ۱۲۱ کیسلئے ناخون کی رنگت مزاج کی بھلائی یا بُرائی کی علامت ہے۔

ج اس لئے کہ یہ رنگت آدمی کے دل کی بھلائی اور بُرائی بتاتی ہے اور علیٰ ہذا القیاس اُس کا مزاج بھی اس رنگت سے معلوم ہو جاتا ہے کیونکہ اگر ناخون سُرخ ہوتے ہیں تو وہ مزاج کے معتدل ہونیکی علامت ہے اور اگر ناخون زرد اور سیاہ ہیں تو وہ غمگین کی علامت ہے۔

س ۱۲۲ ناخون پر سفید سفید داغ کیوں پڑ جاتے ہیں۔

ج اس لئے کہ اس رطوبت کیساتھ جو ناخون کی غذا ہے بلغم ملا ہوا ہوتا ہے۔

پستان کا بیان

س ۱۲۳ پستان عورت کے سینہ پر کسلئے پیدا کئے گئے۔

ج اس لئے کہ سینہ خاص دل کا مقام ہے جو کہ جسم انسانی کا نہایت گرم حصہ ہے پس وہ اجزا جو ایام حیض میں نکلکر رحم سے اس جگہہ آتے ہیں دلکی گرمی کیوجہ سے بہت جلد پگھلکر اور حل ہو کر دودھ بنجاتے ہیں۔

س ۱۲۴ کیا وجہ ہے کہ جانوروں کے پستاں سینہ سے نیچے اور عورت کے پستان سینہ سے اوپر ہیں۔

ج اس لئے کہ عورت کھڑی ہو کر چلتی ہے اس کے صرف دو ٹانگیں ہیں پس اگر اوس کے پستان سینہ سے نیچے ہوتے تو اسکو چلنے میں دِقت ہوتی بخلاف حیوانات کے کہ اون کے چار ٹانگیں ہوتی ہیں۔

س ۱۲۵ آدمیوں کے پستان عورتوں کے پستان سے بہت چھوٹے کیوں ہیں۔

ج اس لئے کہ آدمیوں میں حیض نہیں ہوتا اور اسی وجہ سے اُن کے پستان کو

کسی طرف سے مدد نہیں ملتی اور نہ وہ بڑھنے پاتے ہیں۔

س ۱۲۶ بچوں کیلئے بڑے چھوٹے یا درمیانی درجہ کے پستان دودھ پلینے کیواسطے مفید ہیں

ج بڑے پستانوں میں گرمی منتشر ہو جاتی ہے اور اس لئے دودھ جلدی ہضم نہیں ہوتا چھوٹے پستانوں میں طاقت جمع ہوتی ہے اور بہت جلدی ہضم ہوتا ہے اور اسی لئے بچوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔

س ۱۲۷ جوان عورتوں کے پستان تیرہ یا پندرہ برس کی عمر میں کسلئے نکلنے شروع ہوتے ہیں۔

ج اس لئے کہ اس عمر سے پہلے عورتوں کو حیض نہیں آتا اور رطوبت کے نہ پہونچنے کی وجہ سے پستان بڑھنے نہیں پاتے۔

س ۱۲۸ جس عورت کے لڑکا ہونیوالا ہوتا ہے اوسکا دایاں پستان بائیں سے سخت کیوں ہوتا ہے۔

ج اس لئے کہ لڑکا عورت کے دائیں پہلو میں جنم لیتا ہے پس رحم کا خون دائیں طرف کے پستاں میں دوڑ جاتا ہے اور اوس کو سخت کر دیتا ہے۔

س ۱۲۹ اگر بچہ ہونیسے پہلے عورت کے پستان سے دودھ نکلنے لگے تو وہ کس لئے بچہ تک کے کمزور ہونے کی علامت خیال کیجاتی ہے۔

ج اس لئے کہ دودھ بچہ کی خاص غذا ہے جو کہ رحم مادر سے برآمد ہوتی ہے پس اگر دودھ پہلے ہی سے ماں کی پستاں سے نکل آئے تو سمجھا جائیگا کہ بچہ کو اچھی طرح غذا نہیں پہونچی اور وہ کمزور ہے۔

س ۱۳۰ کسواسطے پستاں کا سخت ہونا اس بچہ کی صحت کی علامت ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں ہے۔

ج اس لئے کہ حیض کا خون دودھ بنکر بچہ کی غذا بنجاتا ہے اور بچہ کی صحت کا باعث ہوتا ہے

پیدا ہوتی ہے۔

ج بچوں کے گردوں کے راستے نہایت باریک ہیں اور اس لئے خاکی رطوبتیں مثانہ کے زور سے مثانے میں چلی جاتی ہیں کیونکہ مثانے کے راستہ کشادہ ہوتے ہیں اور رطوبتوں کو جن سے سنگریزہ پیدا ہوتا ہے بآسانی جگہہ دیتے ہیں۔ بڈھوں میں یہ حالت بالکل برعکس ہے۔

س ۱۳۲ گردے یا مثانے کے ناسور کا علاج مشکل کس لئے ہے۔

ج پیشاب کی دہار زخم کو تازہ کرتی رہتی ہے مثانے کا ناسور گردہ کے ناسور سے زیادہ مہلک ہے کیونکہ گردے میں سے تو پیشاب نکلجاتا ہے لیکن مثانے میں ٹھہرا رہتا ہے

س ۱۳۳ سور کو اگر تھوتھنی پکڑ کر لیجائیں تو وہ چلاتے کیوں نہیں۔

ج کیونکہ سور سب جانوروں سے زیادہ زمین کی طرف جھکے ہوئے ہیں میل کو پسند کرتے ہیں۔ اور چونکہ منہ کا اوپر کو اوٹھ جانا اون کے لئے ایک عجیب وغریب امر ہے اور تکلیف بے انتہا ان کی کے پہونچنے سے وہ اسقدر ہکا چوند میں آجاتے ہیں کہ اون کے منہ سے آواز نہیں نکلتی بعض کہتے ہیں کہ اون کے حلقوم بوجہ تنگی کے اس حالت میں بند ہو جاتے ہیں۔

س ۱۳۴ کیا وجہ ہے کہ دودھ جو سرخ رنگ حیض سے پیدا ہوتا ہے سفید ہوتا ہے۔

ج اس لئے کہ جب خون صاف ہو جاتا ہے اور گرمی کے پہونچنے سے اسمیں جوش آتا ہے تو اس کی رنگت سفید پڑ جاتی ہے اور جس طرح کہ گوشت اوبالنے سے سفید پڑ جاتا ہے یہ بھی سفید ہو جاتا ہے اور نیز چونکہ ہر ایک رطوبت جو کہ بدن سے پیدا ہوتی ہے اسی حصہ کے ہمرنگ ہوتی ہے اس لئے دودھ جو پستان سے پیدا ہوتا ہے پستان کے گوشت سے جو کہ سفید ہے ہمرنگ ہوتا ہے۔

س ۱۳۵ گائے سب جانوروں سے زیادہ دودھ کیوں دیتی ہے۔

ج اس لئے کہ بہت کہانیوالا جانور ہے اور اس میں بکثرت خون پیدا ہوتا ہے جسکی وجہ

سے دودھ کی مقدار بھی بڑھجاتی ہے۔

س ۱۳۶ کیا وجہ ہے کہ دودھ صحت بخش نہیں۔

ج (۱) اس لئے کہ یہ معدہ میں جاکر جمجاتا ہے۔

(۲) اس لئے کہ وہ معدہ میں جاکر کھٹا پڑجاتا ہے اور اس سے غلیظ رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں جو سانس کو بگاڑ دیتی ہیں۔

س ۱۳۷ دودھ اُن لوگوں کیلئے جنکو درد سر ہے کسلئے مُضر ہے۔

ج اس لئے کہ یہ آسانی تبخیر پیدا کر لیتا ہے جس سے مرض بڑھتا ہے۔

س ۱۳۸ دودھ بچوں کیواسطے عمدہ غذا کیوں ہے۔

ج اس لئے کہ یہ انکی اصلی غذا ہے اور رحم مادر میں بھی ملتی رہتی ہے۔

س ۱۳۹ حکما مچھلی اور دودھ کو ایک وقت کھانے سے کیوں منع کرتے ہیں۔

ج اس لئے کہ اُس کے ایک وقت کھانے سے جذام اور بلغم پیدا ہوتا ہے۔

س ۱۴۰ پرندے اور مچھلیاں پستان کیوں نہیں رکھتیں اور دودہ کیوں نہیں ہوتا

ج اس لئے کہ پستان پرندوں کو اڑنے سے روکتے اور مچھلیاں اگرچہ پستان نہیں رکھتیں اور نہ دودھ پیتی ہیں لیکن اون کے بہت سے انڈے ہوتے ہیں جنکو کہ نر مچھلی اپنے گٹ سے چھوتی ہیں اور اس طرح اپنی نسل کو قایم رکھتی ہیں۔

پشت کا بیان

س ۱۴۱ جانوروں کے پیٹھ کس لئے پیدا کی گئی۔

ج (۱) پیٹھ درا صل بدن کا صدر مقام ہے جہاں سے نکلکر تمام اعضا اپنے مقام کے اندرونی حصہ میں پھیلے ہوئے ہیں

(۲) نیز پشت جسم کے نرم اور نازک حصوں کی حفاظت اور بچاؤ کا کام دیتی ہے۔ جیسے معدہ جگر اور پھیپھڑا بدن کی تمام ہڈیاں اور پسلیاں استخوان

سے پیوست ہیں۔ (۳) نیز پشت تمام ہڈیوں کے لئے بنیاد ہے چنانچہ تمام پسلیاں استخوان سے وابستہ ہیں۔

س ۱۴۲ استخوان میں اسقدر جوڑ کیوں ہیں۔

ج یہ جوڑ حیوانات کے مڑنے اور جھکنے میں مدد دیتے ہیں اور وہ جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہاتی کے یہ جوڑ نہیں ہوتے۔ کیونکہ اگر یہ ہوتا تو اسکا ہلنا جلنا محال تھا۔

س ۱۴۳ استخوان کے ٹوٹنے سے مچھلیاں مر کیوں جاتی ہیں۔

ج مچھلیوں میں استخوان بمنزلہ دل کے ہے پس جب استخوان نہ رہی تو گویا کچھ بھی نرہا کیونکہ مخلوقات کی زندگی کا دارمدار دل ہی پر ہوتا ہے۔

س ۱۴۴ انسان کے بھیجے کو اگر صدمہ پہونچے تو وہ مر کیوں جاتا ہے۔

ج اس لئے کہ بھیجا انسان کے دماغ کا سب سے بڑا اور اصلی حصہ ہے پس جب اس میں فرق آتا ہے تو دماغ اور دماغ کیساتھہ آدمی کی جان کا کام تمام ہو جاتا ہے۔

س ۱۴۵ مرض بواسیر کسطرح ہو جاتا ہے۔

ج غمزدہ اور رطوبتناک مزاج کے آدمیوں کو یہ مرض لاحق ہوتا ہے سودائی خون تلی کیطرف جو کہ غم والم کا صدر مقام ہے بڑھتا ہے لیکن میں خون کی وہ کثرت ہوتی ہے کہ اُسے وہاں سے ہٹکر استخوان کی طرف لوٹ آنا پڑتا ہے جہاں قدرت نے چند رگیں بنائی ہیں جن کے ذریعہ سے یہ نیچے کی طرف نکل جاتا ہے اور حیض کیطرح مقعد میں یکبارگی نکلتا ہے۔ بواسیر کے مریض سکتہ اور وبا کی بیماریوں سے امن میں رہتے ہیں۔

س ۱۴۶ یہ مرض یہودیوں میں بکثرت کیوں ہوتا ہے۔

ج اس لئے کہ یہ لوگ بلغم انگیز اور سرد غذاؤں کا استعمال بہت رکھتے ہیں جس سے سودائی خون پیدا ہو کر زائد مادوں کے ساتھہ نکلتا رہتا ہے اس کی یہی وجہ ہے کہ یہودی قوم گوشت اور کاہل وجود ہوتے ہیں۔ جس کے باعث ان کے مزاج میں سردی

پیدا ہو جاتی ہے اور ان کے ہاضمہ میں فرق ڈال کر سودائی خون پیدا کرتی ہے جو مذکورۂ بالا طرح سے نکلجاتا ہے بخلاف بیودیوں کے وہ لوگ جو محنتی اور جفاکش ہیں اون کی حرکت اُن میں گرمی پیدا کرتی ہے جو انکی غذاؤں کو بخوبی ہضم کر دیتی ہے۔

دل کا بیان

س ۱۴۷ ہمارے پھیپھڑے ہلکے۔ سوراخدار۔ اور اسپنج کی طرح جذب کرنیوالے کیوں پیدا کئے گئے۔

ج تاکہ ہوا دل کے ٹھنڈا کرنے کے لئے اُن میں بھر جائے کیونکہ وہ دل کیلئے بہ منزلہ پنکھے کے ہے جسطرح کہ پھکنے میں ایکبارگی ہوا بھر جاتی ہے اور پھر اس کے بعد نکال دیجاتی ہے اسی طرح پھیپھڑے بھی ایک دفعہ ہوا سے بھر لئے جاتے ہیں اور پھر خالی کردئے جاتے ہیں تاکہ ایسا نہو کہ ہوا کی یکلخت کثرت سے دل گھٹنے لگے۔

س ۱۴۸ پھیپھڑے کا رنگ سفید کیوں ہے۔

ج اس لئے کہ وہ ہمیشہ حرکت کرتے ہیں۔

س ۱۴۹ پھیپھڑا صرف انہیں جانوروں میں کیوں پایا جاتا ہے جنکے دل ہے۔

ج پھیپھڑا دراصل جسم انسانی کا کوئی مستقل جزو نہیں بلکہ دل سے متعلق ہے پس اگر دل نہیں ہے تو اسکا ہونا فضول ہے۔

س ۱۵۰ جن جانوروں کے پھیپھڑا نہیں ان کے پھکنا کیوں کیوں پیدا کیا گیا۔

ج اس قسم کے جانور غذا ہضم کرنے کیلئے پانی نہیں پیتے اور اسیوجہ سے ان کو پیشاب کے جمع رہنے کیواسطے پھکنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی جیسا کہ ہم پانی نہ پینے والے جانوروں میں دیکھتے ہیں مثل باز اور شاہین کے۔

س ۱۵۱ دل بدن انسان کے عین درمیانی حصہ مین کیوں رکھا گیا ہے۔

ج تاکہ وہ تمام اطراف میں اپنا اثر رکھکر ہر ایک عضو کو زندہ رکھے دل کو سورج ہے

س ۱۶۱ دل سرچشمۂ خوں کیوں ہے۔

ج دل خون کی ٹھیک مناسب جگہہ (بعض کے خیال میں دل نہیں بلکہ جگر خون کا مقام ہے) اور اس لئے کل اعضا جسمانی دل سے خون حاصل کرتے ہیں۔ دل کسی سے خون نہیں مانگتا۔

س ۱۶۲ کیا وجہ ہے کہ بعضے جانوروں کے دل نہیں پیدا کیا گیا۔

ج یہ جانور اگرچہ دل نہیں رکھتے لیکن اُن میں کچھہ نہ کچھہ ایسی چیز ہوتی ہے جو اس کا معاوضہ کردیتی ہے جیسا کہ مچھلیوں میں پُشت کی ہڈی دل کا کام دیتی ہے۔

س ۱۶۳ بعضے جانوروں کا سر کٹ جانیکے بعد دل کیوں تڑپتا رہتا ہے جیسے مرغی اور پرند کا دل

ج اس لئے کہ دل سب سے پہلے پیدا ہوتا ہے اور سب سے پیچھے مرتا ہے۔

س ۱۶۴ دل کی گرمی بعض وقت کیوں اچانک جاتی رہتی ہے جیسا کہ مرگی وغیرہ بیماریوں میں۔

ج یہ دل کے نقص اور ان سوراخوں کے باعث سے ہے جو دل کے چاروں طرف ہیں اور ان کے بگڑنے سے دل یک لخت ٹھیر جاتا ہے اور کبھی یہ دل کے قریب کے اعضاء کی طرف بھی ہوتا ہے چنانچہ معدہ سے زہریلی رطوبت نکلکر دل اور اسکے اجزا میں ضعف پیدا کرتی ہے

معدہ کا بیان

س ۱۶۵ معدہ اسقدر لمبا چوڑا کیوں ہے۔

ج کیونکہ اس میں کھانا مثل دیگچی کے پکتا اور ہضم ہوتا ہے تاکہ صاف اجزا غلیظ اجزا سے الگ ہو جائیں۔ غذا کی مقدار کے مطابق معدہ کی مقدار رکھی گئی ہے۔

س ۱۶۶ معدہ گول کیوں ہے۔

ج اس لئے کہ اگر اس میں زاویہ ہوتے تو غلیظ رطوبتیں غذا کے زاویوں میں رہجانے سے پیدا ہوتیں اور آدمی کو تپ و لرزہ کی مار رہتی اور اوس کے ذریعہ سے رطوبات جو معدہ کی گولائی کی وجہ سے چھپی نہیں رہنے پاتیں ہمیشہ معدہ میں جمی رہتیں۔

س ۱۶۷ معدہ میں پٹھے اور اعصاب کِسلئے کثرت سے پیدا کئے گئے

ج اس لئے کہ یہ اعصاب پھیل سکتے ہیں اور معدہ کو بھی جبکہ وہ بھرا ہوا ہوتا ہے پھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے اور جب معدہ خالی ہوتا ہے تو یہ پٹھے سکڑ جاتے ہیں۔

س ۱۶۸ معدہ کھانیکو کس طرح ہضم کرتا ہے۔

ج وہ گرمی جو اُس میں ہوتی ہے اور جو دل اور جگر سے اُس میں آتی ہے وہ ہاضمہ کا کام دیتی ہے جیسا کہ آگ کی حرارت سونے یا چاندی سے پگھلا کر میل کو علیحدہ کر دیتی ہے اسی طرح معدہ کی حرارت غذا کی غلاظت کو دُور کر دیتی ہے۔

س ۱۶۹ معدہ کسواسطے جگر سے ملا دیا گیا ہے۔

ج اس لئے کہ جگر بہت گرم ہے اور اس کی گرمی کھانا ہضم کرنے اور بھوکھ پیدا کرنے میں معدہ کو مدد دیتی ہے۔

س ۱۷۰ کس لئے ہم کھانا کھانے کے بعد ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔

ج اس لئے کہ گرمی تمام بدن سے معدہ میں چلی جاتی ہے جس کی وجہ سے تمام اعضا سرد ہو جاتے ہیں۔

س ۱۷۱ کھانے کے بعد پڑھنا کیوں مضر ہے۔

ج اس لئے کہ جب گرمی پڑھنے کیوقت ہمارے خیالات کو مدد دیتی ہے تو معدہ کو کافی طور پر نہیں پہونچ سکتی۔ جسکے نہ پہنچنے سے ہاضمہ میں فرق آجاتا ہے اس لئے چاہیئے کہ کھانے کے بعد ذرا ٹہل لیا کریں۔

س ۱۷۲ کسلئے معدہ غذا کو آہستہ آہستہ ہضم کرتا ہے۔

ج اس لئے کہ غذا معدہ پر تیرتی رہتی ہے عمدہ ہضم وہ غذا ہوتی ہے جو کہ معدہ کی تہ کو پہونچ جاتی ہے چنانچہ چربی تہ تک نہیں پہونچتی اور جو لوگ چربی بہت کھاتے ہیں انکو کثرت سے بوجہ کھانے کے نہ ہضم ہونے کے نیند آتی ہے۔

تشبیہ دی گئی ہے جو نظام شمسی کے عین وسط میں اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ تمام اجرام سماوی کو روشنی پہونچاتا ہے۔

س ۱۵۲ آدمی کا دل بائیں طرف کیوں پیدا کیا گیا ہے۔

ج تاکہ دل کی گرمی تلّی کی سردی کو معتدل کرتی رہے کیونکہ تلّی آدمی کی طرف مواد سودائی کا صدر مقام ہے۔

س ۱۵۳ سب سے پہلے دل کیوں پیدا کیا گیا کیونکہ دل زندہ رہتا ہے اور اخیر دم تک نہیں مرتا۔

ج دل حقیقت میں زندگی کی بنیاد اصلی کا نام ہے اور بغیر اُس کے زندگی محال ہے نطفہ جو رحم میں پڑتا ہے اسپر ایک جھلّی سی پڑ جاتی ہے جس سے نہایت ہی صاف خون جمع ہو کر دل پیدا ہوتا ہے پھر اوس سے ذرا کم صاف خون سے جگر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے بعد ذرا گاڑھے اور ٹھنڈے خون سے دماغ کا بھیجا بنتا ہے۔

س ۱۵۴ چھوٹے دل کے جانور کس لئے بہادر ہوتے ہیں۔

ج چھوٹے دل میں گرمی بخوبی جمع رہتی ہے اور خون جو اس گرمی سے ملتا ہے بہت جلد گرم ہو کر بدن کے تمام حصوں میں پھیل جاتا ہے اور جرأت اور بہادری پیدا کرتا ہے۔

س ۱۵۵ کس واسطے بڑے دل کے جانور مثل خرگوش کے بزدل ہوتے ہیں۔

ج ایسے دل میں جو پھیلا ہوتا ہے خون کی کافی گرمی نہیں پہونچتی اور بخلاف بہادری کے ایسے دل کا جانور ڈرپوک ہو جاتا ہے۔

س ۱۵۶ دل ہمیشہ حرکت میں کیوں رہتا ہے۔

ج اس لئے کہ دل میں ایک خاص قسم کا جوہر ہے جو ہوا سے بھی زیادہ پاک اور صاف ہے اور بوجہ اپنے گاڑھے ہونے کے اور پھیلنے کے بہت بڑی جگہہ مانگتا ہے جسکی وجہ سے دل میں ہی پھیلاؤ پیدا ہوتا ہے اور چونکہ دل مین خالی مادہ کی خاصیت ہے جبکہ

اس کی حرکت بند ہو جاتی ہے تو اُس کے اجزا ٹھیر جاتے ہیں اور نیچے کی طرف لٹک پڑتے ہیں اس کے ثبوت کیواسطے تم تخم بلوط لیکر آگ پر ڈالدو آگ اوس کی رطوبت کو پھیلا دیگی اور وہ رطوبت اسقدر پھیلے گی کہ چھلکے میں اس کی سما نہ سکے گی بلکہ وہ نکلکر آگ میں گر پڑیگی یہی حال دل کا ہے۔ پس دل جو کہ تکونا بنایا گیا ہے۔ اوسکا چھوٹا حصہ بائیں طرف اور بڑا دائیں طرف ہے اور چھوٹے حصہ کی طرف وہ کھلتا اور بند ہوتا رہتا ہے جس کے باعث اس میں لگاتار حرکت ہوتی رہتی ہے پہلی حرکت کو ڈایسٹول کہتے ہیں یعنی دل کو پھیلانیوالی۔ دوسری حرکت سسٹول کہتے ہیں یعنی دل کو بند کرنیوالی اور ان حرکتوں سے بدن میں بھی حرکت آتی ہے اور اس رگ میں بھی جس کو ہم سب لوگ نبض کہتے ہیں۔

س ۱۵۷ کیا وجہ ہے کہ دل کا گوشت بہت گھومتا ہوا ہوتا ہے۔

ج اس لئے کہ ایسی مضبوط چیزوں میں گرمی خوب جمع رہتی ہے اور چونکہ دل اپنی گرمی سے دماغ کی سردی کو معتدل کرتا رہتا ہے اس لئے وہ اس ہی قسم کے گوشت کا بنایا گیا ہے۔

س ۱۵۸ کیا وجہ ہے کہ دل مخلوقات کے جسم کا سب سے زیادہ گرم حصہ ہے۔

ج یہ اس لئے کہ اس میں گرمی خوب جمع رہے اور دماغ کی سردی کو معتدل رکھے۔

س ۱۵۹ دل زندگی کی ابتدا اور آغاز کیوں ہے۔

ج اس لئے کہ اس میں حرارت عزیزی جمع رہتی ہے جسپر کہ زندگی کا دار و مدار ہے اور اسی لئے دل کی دو طرف بنائی گئی ہیں ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف خون بہ نسبت روح کے زیادہ ہوتا ہی اور روح بدن میں جان ڈالتی ہی اور جسم کو تازہ رکھتی ہے۔

س ۱۶۰ دل کی صورت لمبی اور نوکدار شکل مخروطی کی مانند گاؤدم کیوں ہے۔

ج گول شکل میں زاویہ نہیں ہوتا ہے اور اس خیال سے کہ کوئی زہریلی چیز اس میں نہ رہ جاوے اُسے ایسا ہی بنایا گیا ہے۔ اور نیز گول حرکت کیلئے بہت موزوں ہوتی ہے۔

س ۱۷۳ جب معدہ میں فرق آتا ہے تو کس لئے تمام بدن میں تکلیف ہوتی ہے۔

ج اس لئے کہ معدہ دماغ اور جگر سے جو جسم کے بڑے بڑے حصہ میں ملا ہوتا ہے پس جب معدہ میں خرابی ہوتی ہے تو یہ اعضا بھی تکلیف پاتے ہیں اور نیز جب ہاضمہ پہلی دفعہ بگڑ جاتا ہے تو پھر بہت دیر تک اوسکا معاوضہ نہیں ہوتا اور ہاضمہ کا بگڑنا معدہ کے ضعف کی ابتدا کا باعث ہوتا ہے۔

س ۱۷۴ کسلئے جوان آدمیوں کو بڈہوں سے زیادہ بھوکھ لگتی ہے۔

ج اس لئے کہ جوانوں کو غذا کی تین طرح ضرورت ہوتی ہے ایک بڑہنے کیواسطے دوم زندگی محفوظ رکہنے کیواسطے۔ نیز جوان گرم اور خشک مزاج ہوتے ہیں اور گرمی سے جلدی اُنکی غذا ہضم ہوجاتی ہے۔

س ۱۷۵ حکما کیوں کہتے ہیں کہ بھوکھ لگنے پر غذا کہانی چاہیئے۔

ج اس لئے کہ بہت بھوکھ اور معدہ کے خالی رہنے سے معدہ میں بجائے غذا کے خراب رطوبت پیدا ہوجاتی ہے چنانچہ اگر ہم رات کو روزہ رکھیں تو ہمکو بھوکھ لگتی ہے لیکن صبح کیوقت نہیں لگتی ہے کیونکہ اسوقت معدہ غلیظ رطوبتوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور جب ہم کچھ کہا لیتے ہیں تو پہلے ہی لقمہ پر ہمکو اچھی بھوکھ معلوم ہونے لگتی ہے چونکہ اسوقت معدہ صاف ہوجاتا ہے۔

س ۱۷۶ حکما ایک وقت میں بہت کہانیسے کیوں منع کرتے ہیں اور کسلئے ہمکو آہستہ آہستہ کہانے پر مجبور کرتے ہیں۔

ج اس لئے کہ جب معدہ بھر جاتا ہے تو غذا اوپر تیرنے لگتی ہے اور خطرہ کا باعث ہوتی ہے اور ایک اور سبب بھی ہے جیسا کہ مثل مشہور ہے کہ خود باغ کی لگڑی باغ کو جلا دیتی ہے جب معدہ میں غذا بڑہجاتی ہے تو معدہ کی گرمی بند ہوجاتی ہے جسکی وجہ سے سخت نقصان ہوتا ہے اس لئے اعتدال سے کہانا اور پینا اچھا ہے۔

س ۱۷۷ کیا وجہ ہے کہ ہم وقتوں کے ساتھ کھانیمیں بھی تبدیلی کرتے ہیں چنانچہ جاڑے

میں بچھڑے کا گوشت اور گرمی کے موسم میں حلواں کا گوشت کھاتے ہیں۔

ج اس لئے کہ آدمی کا مزاج موسم کے ساتھہ بدلتا رہتا ہے اور نیز یہی وجہ ہے کہ ہر ایک چیز

موسم کے ساتھہ مناسبت رکھتی ہے چنانچہ سرد غذا جاڑے میں جلد ہضم ہوتی ہے۔

س ۱۷۸ اسلئے غذا جو ہم کھاتے ہیں مرچ اور ادرک کی طرح گرم نہیں ہونی چاہیئے۔

ج اس لئے کہ جسطرح گرم غذا خون میں جوش پیدا کرتی ہے اور جذام کا باعث ہوتی

ہے اسی طرح سرد غذا خون کو جما دیتی ہے ہماری خوراک بہت تیز نہ ہونی چاہیئے کیونکہ

اس طرح کی غذا جسم کی ترکیب کو نقصان پہنچاتی ہے اور کثرت سے چٹنی کھانا انتڑیوں کو

جلا دیتا ہے اور کثرت سے پیاس پیدا کرتا ہے کچی خوراک کا بھی یہی اثر ہوتا ہے اور زیادہ

مٹھاس رگوں کو ایک دوسرے کیساتھ جکڑ دیتی ہے۔

س ۱۷۹ شام کے کھانے کے بعد پنیر کھانا اور ہر غذا کے بعد سیب کھانا کس لئے

عمدہ عادت میں داخل کیا جاتا ہے۔

ج اس لئے کہ پنیر اور سیب گاڑھا ہونے کی وجہ سے غذا کو معدہ کی تہ میں لیجاتے ہیں

یہ خیال رہے کہ نیا پنیر پرانے پنیر سے اچھا ہوتا ہے اور پرانا ملایم پنیر بہت بُرا ہوتا ہے۔

درد سر پیدا کرتا ہے۔ اور جگر کو بند کر دیتا ہے چنانچہ کہتے ہیں کہ پنیر اپنے سواے ہر ایک

چیز کو ہضم کر دیتا ہے۔

س ۱۸۰ پنیر کے بعد اخروٹ کھانا کیوں اچھا ہے۔ جیسا کہ مثل مشہور ہے کہ مچھلی کے

بعد اخروٹ اور گوشت کے بعد پنیر۔

ج اس لئے کہ مچھلی مشکل سے ہضم ہوتی ہے اور زہریلا اثر پیدا کرتی ہے جس کو روکنے

اور دور کرنے کیلئے اخروٹ بہت کام کی چیز ہے۔

س ۱۸۰ ایک رکابی کے کھانے کے بعد دوسری رکابی کچھ دیر ٹھیر کر کھانا اور مختلف

غذاؤں کا کہانا کسواسطے بُرا خیال کیا جاتا ہے۔

ج اس لئے کہ ابہی پہلی رکابی کی غذا ہضم نہیں ہونے پائی کہ دوسری غذا آموجود ہوتی ہے جس سے ہاضمہ ٹہیک نہیں رہتا یہی خیال رکہنا چاہیئے کہ ہلکی غذا مثل مرغی کے چوزوں اور انڈوں کے پہلے کہائی جائے تو وہ ہاضمہ کو روکے گی جسکے روکنے سے سُستی۔ دردسر۔ دردشکم۔ اور پیاس کی شدت پیدا ہوتی ہے شراب کا پینا بہی غذا کے ساتھ بہت مضر ہے کیونکہ ایسی صورت میں جذام کا خطرہ ہے۔

س ۱۸۲ گاڑہی غذا معدہ کیواسطے زیادہ مفید ہے یا پتلی غذا۔

ج پتلی غذا جلدی ہضم ہوتی ہے۔ کیونکہ گاڑہی غذا میں زیادہ مادہ ہوتا ہے اور بہ خلاف پتلی غذا کے دیر سے ہضم ہوتی ہے۔

س ۱۸۳ کہانیکے بعد پینا کسواسطے اچھا خیال کیا جاتا ہے۔

ج اس لئے کہ پینا کہانے کو جلدی ہضم کرتا ہے۔ معدہ پتیلی کی مانند ہے جو گرمی کی وجہ سے اُبال کہاتی ہے اور اسی وجہ سے حکما، کہانے کے ساتھ پانی کی تاکید کرتے ہیں

س ۱۸۴ صبح کا کہانا بہت دیر کرکے نہ کہانا کس لئے بہتر ہے۔

ج اس لئے کہ اس کہانے کے بعد جسم کو حرکت کم کرنے سے ریاضت کا بہت کم موقع ملتا ہے اور اسی وجہ سے معدہ کی تہ تک غذا نہیں پہونچتی اور ہضم نہیں ہوتی۔

خون کا بیان

س ۱۸۵ کیا وجہ ہے کہ جس جانور کے خون ہوتا ہے اسکے جگر بہی ضرور ہوتا ہے۔

ج اس لئے کہ خون سب سے پہلے جگر ہی میں بنتا ہے اور معدہ سے چند رگوں کے ذریعہ جگر میں جاتا ہے۔

س ۱۸۶ خون کی رنگت سُرخ کیوں ہے۔

ج (۱) خون کی رنگت اُسی عضو کی مانند ہے جس میں کہ وہ بنا ہے پس جس طرح کہ جگر سُرخ

ہے اُسی طرح خون بھی سُرخ ہے۔ (۲) اور چونکہ پکا ہوا اور ہضم شدہ ہوتا ہے اس لئے اسکا مزہ میٹھا ہوتا ہے لیکن جب ذرا خاکی مادّہ کی آمیزش اس میں آجاتی ہے تو اسکا مزہ نمکین ہوتا ہے۔

س ۱۸۷ مرد کے خون سے عورت کا خون کیوں گاڑھا ہے۔

ج عورت کے مزاج کی برودت اُس کے خون میں بندش جماؤ اور گاڑھا پن پیدا کرتی ہے۔

س ۱۸۸ تمام اعضاء کا خون کسطرح جگر میں آتا ہے۔

ج اُن بڑی بڑی رگوں کی وجہ سے جنکو رگہائے دل اور رگہائے سر وغیرہ کہتے ہیں جن سے جسم کی پرورش ہوتی ہے۔

پیشاب کا بیان

س ۱۸۹ پیشاب کسطرح پھکنے کے اندر آجاتا ہے۔ حالانکہ وہ چاروں طرف سے بند چیز ہے۔

ج بعض کہتے ہیں کہ پسینہ کے ذریعہ سے اور بعض کا خیال ہے کہ پھکنے میں ایک ایسا چمڑا ہے جو پیشاب کے نکلنے کے بعد کھلجاتا ہے۔ پیشاب سے آدمی کے صحت کا اندازہ بخوبی ہوسکتا ہے۔ صبح اور شام کھانے سے پہلے آدمی کا پیشاب سُرخ رنگ ہوتا ہے لیکن بعد اس کھانے کے پیشاب کا رنگ زرد پڑجاتا ہے اور نیز بعد صبح کے کھانے کے بھی۔

س ۱۹۰ اکثرت سے ٹھنڈا پانی پینا کیوں بُرا ہے۔

ج ٹھنڈا پانی معدہ کی گرمی کو کم کرکے ہاضمہ میں فرق ڈالتا ہے۔

س ۱۹۱ نئی شراب کا پینا مضر کسلئے ہے۔

ج (۱) یہ شراب ہاضم نہیں اور پیٹ کو پھیلا دیتی ہے۔

(۲) پیشاب کو بھی روکتی ہے۔

س ۱۹۲ حکما کھانے کے بعد فوراً محنت کرنے سے ہمکو کیوں روکتے ہیں۔

ج اس لئے کہ جسم کی حرکت ہاضمہ میں فرق ڈالتی ہے۔ (۲) جسم کی حرکت کیوجہ سے تمام اعضاء ہاضم شدہ غذا کو اپنی طرف کھینچ لیویں گے جو بخار اور بیماری کا باعث ہوگی۔

(۳) حرکت ۔ سے غذا اچھی طرح ابھی ہضم نہیں ہوتی کہ نیچے کی طرف اتر جاتی ہے کھانے کے بعد ذرا ٹہل لینا چاہیئے تاکہ غذا معدہ کی تہ کو پہونچ جائے ۔

س ۱۹۳ کھانیکے بعد چہل قدمی کرنا کیوں اچھا ہے ۔

ج اِس سے آدمی کا مزاج تندرست ہو جاتا ہے اور اُسکی گرمی مضبوط ہو جاتی ہے اور زائد مادہ معدہ سے علیحدہ ہو جاتے ہیں ۔

س ۱۹۴ قے کرنا کسلئے اچھا ہے ۔

ج قے کے ذریعہ سے وہ خراب رطوبتیں نکل جاتی ہیں جو اگر نہ نکلیں تو بخار جاڑا پیدا کریں نیز قے سر اور آنکھ کو صاف کر کے دماغ کو بھی پاک صاف کر دیتی ہے ۔

س ۱۹۵ سونے سے معدہ اور قوت ہاضمہ کو کس لئے مدد پہونچتی ہے ۔

ج سوتے وقت معدہ بدن کی تمام اندرونی گرمی کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے جس سے ہاضمہ کو مدد پہونچتی ہے بخلاف جاگنے کے کہ اسوقت یہ گرمی تمام بدن میں منتشر ہو جاتی ہے ۔

پتّے اور تلی کا بیان

س ۱۹۶ کیا وجہ ہے کہ ہر ایک جانور کے پتّا ہوتا ہے ۔

ج اس لئے کہ سودائی رطوبت اس میں جمع رہتی ہے جسکی ہمو صفت گٹس کو زائد مادہ کے نکالنے میں مدد دیتی ہے اور نیز ہاضمہ کو مدد دیتی ہے ۔

س ۱۹۷ پتے سے یرقان کی بیماری کسطرح پیدا ہوتی ہے ۔

ج اس لئے کہ گٹس میں جو رطوبت جمع ہوتی ہے وہ زرد اور کچھہ نیلی ہوتی ہے پس جب پتّے کے مسامات بند ہو جاتے ہیں تو یہہ رطوبت اندر نہیں آ سکتی بلکہ تمام بدن میں پھیلکر اور خون میں ملکر چمڑے کی رنگت بدل دیتی ہے ۔

س ۱۹۸ گھوڑا خچر ۔ گدہا ۔ اور گائے پتا کیوں نہیں رکھتے ۔

ج ان جانوروں کے بدن میں پتّے کیواسطے کوئی خاص مقام یا عضو نہیں ہے بلکہ

اِن کا پتہ اُن کی چہوٹی رگوں ہیں منتشر رہتا ہے۔

س۱۹۹ تلی کی رنگت سیاہ کیوں ہے۔

ج اس لئے کہ یہ خاکی مادّہ سے جس کی رنگت سیاہ ہی پیدا ہوتی ہے حکما کے نزدیک تلی سودائی قوام کا مقام ہے جس کی رنگت سیاہ ہے اور غم پیدا کرتی ہے۔

س۲۰۰ بڑی تلی والا آدمی دُبلا کیوں ہوتا ہے۔

ج اس لئے کہ تلی اپنی طرف بہت سا پانی کہینچتی ہے جو چربی بنجاتا ہے پس جن آدمیون کی چہوٹی تلی ہوتی ہے وہ موٹے ہوتے ہیں۔

س۲۰۱ تلی کسلئے آدمی کو ہنساتی ہے جیسا کہ اسی دو رس کا بیان ہی (ہمکو تلی ہنساتی ہی پتہ خفا کرتا ہی دل دانا بناتا ہی جگر پیار کراتا ہی دماغ حواس خمسہ عطا کرتا ہی اور پہیپہڑا تقریر کراتا ہے)

ج وجہ یہ ہے کہ تلی سودائی خون کو جو غمگینی سے پیدا ہوتا ہے اپنی طرف کہینچکر جلا دیتی ہے اور جب غم کی علت نہیں رہتی تو ملول بہی نہیں رہتا اور اسی طرح پتہ غصہ کو پیدا کرتا ہے چنانچہ سودائی آدمی بہت غضبناک ہوتا ہے کیونکہ اس میں پتہ بکثرت ہوتا ہے۔

عجیب الخلقت پیدائشونکا بیان

س۲۰۲ کیا قدرت عجیب الخلقت جانور پیدا کرتی ہے۔

ج قدرت عجیب الخلقت جانور پیدا کرتی ہے ورنہ اپنا مقصد پورا نہ کر سکتی کیونکہ اسکا قاعدہ ہے کہ پہلے ناقص چیزیں پیدا کرتی ہے اور پہر بعد میں اُسپر ترقی کرتی ہے چونکہ اسکو یک لخت چیز مکمل پیدا کرنے کی طاقت نہیں ہوتی وہ پہلے اُس چیز کو ایسا پیدا کرتی ہے جیسا کہ اوس کی قوت میں ہے۔ چنانچہ الٹرس کے زمانہ میں کسی گائے نے ایک بچہڑا دیا جو آدہا آدمی اور آدہا گائے کی صورت پر تہا گانون والوں نے گڈریہ پر شبہ کیا اور قریب تہا کہ اُسکو مار ڈالیں اور گائے کیساتھ جلا دیں لیکن البرٹس نے جو کہ بنجوم

کا اُستاد تھا انکو روکا کہ یہ پیدایش کسی خاص بُرج کے اثر کا باعث ہے۔

س ۲۰۳ مذکورۂ بالا مثال میں یہ ایک ہی چیز تھی یا دو۔

ج اِس تحقیق کیواسطے انکا دل دیکھنا چاہئے پس اگر ایکدل ہے تو ایک جانور ہے اگر دو ہیں تو دو۔

بچوں کا بیان

س ۲۰۴ کس لئے بچہ کبھی باپ پر کبھی ماں پر اور کبھی دونوں پر اور کبھی اِن دونوں سے غیر مشابہ پیدا ہوتے ہیں۔

ج اگر باپ کا نُطفہ ماں کے نطفہ پر غالب ہوجاتا ہے تو بچہ باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور اگر ماں کا نطفہ غالب آتا ہے تو ماں کی صورت پر ہوتا ہے اور اگر کسی کی صورت پر نہیں ہوتا تو بچہ چار عنصروں کی خاصیت یا کسی آسمانی بُرج کا اثر ہوتا ہے۔

س ۲۰۵ کسلئے بچّے بہ نسبت ماں کے باپ سے زیادہ مشابہ ہوتے ہیں۔

ج یہ مشابہت ماں کے خیال پر منحصر ہے جیسا کہ ایک ملکہ کا ذکر ہے کہ وہ بچہ جننے وقت ایک سیاہ دُلدُل کا خیال کرتی تھی اور اُسکا بچہ کالا پیدا ہوا اور ایک حبش کی ملکہ کا ذکر ہے کہ اُسنے سفید بچہ دیا کیونکہ وہ بہوسی رنگت کا خیال کر رہی تھی یعقوب کا ذکر ہے کہ اس نے مختلف رنگت کی لکڑیاں جبکہ اوسکی نر بھیڑ مادّہ بھیڑ کے پاس جارہی تھیں پانی میں ڈالدیں۔

س ۲۰۶ کسلئے بچے جو آٹھویں مہینہ پیدا ہوتے ہیں جلدی مرجاتے ہیں اور چندرماں کے پوت کیوں کہلاتے ہیں۔

ج اس لئے کہ چاند سرد ستارہ ہے اور بچّے پر حکومت کرتا ہے اور سردی سے بچے کو لپیٹ دیتا ہے اس طرح سے کہ وہ بچہ مرجاتا ہے۔

س ۲۰۷ بچہ پیدا ہوتے ہی رونے کیوں لگتا ہے۔

ج اس لئے کہ وہ یکلخت گرمی سے نکلکر سردی میں آجاتا ہے جس سے اُس کے نازک

بدن کو تکلیف پہونچتی ہے۔ ایک یہی وجہ ہے کہ بچہ کا نرم بدن رحم کے تنگ راستہ سے
نکلتے وقت سکڑ جاتا ہے اور خاصکر دماغ جو رطوبت سے بھرا ہوا ہوتا ہے بچکر اپنی مرطوب
آنکھوں کی طرف ڈالدیتا ہے جس سے آنسو پیدا ہوتے ہیں۔

س ۲۰۸ بچہ پیدا ہوتے ہی اپنی انگلی منہ میں کیوں لیتا ہے۔

ج بچہ رحم سے جب نکلتا ہے تو گویا وہ گرم حمام سے نکلکر سردی میں آتا ہے اور گرمی
پہنچانے کیواسطے اپنی انگلی منہ میں لیتا ہے۔

جنین کا بیان

س ۲۰۹ کسطرح بچہ رحم میں پیدا ہوتا ہے۔

ج اول چھہ روز تک نطفہ سفید رہتا ہے لیکن پھر چھہ دن تک اس کی رنگت سرخ پڑجاتی
ہے اور اس کے بعد وہ گاڑھا بنکر خون بنجاتا ہے۔ اور اس کے بعد بارہ دن تک یہ مقدار بقدر
گول اور گاڑھی ہوجاتی ہے کہ اوس میں صورت پذیر ہونیکی قابلیت آجاتی ہے۔

س ۲۱۰ کیا بچہ رحم میں پیشاب پاخانہ کرتا ہے۔

ج نہیں کیونکہ اس میں وہ ہاضمہ جو کہ معدہ میں واقع ہوتا ہے نہیں ہوتا یہ بچہ منہ کے
ذریعہ سے خوراک نہیں بلکہ ناف سے اسکو غذا ملتی ہے اور اسیوجہ سے وہ پیشاب نہیں کرتا
بلکہ عرقریزی کرتا ہے جو مقدار میں بہت ہی کم ہوتی ہے۔

اسقاط حمل کا بیان

س ۲۱۱ کیا وجہ ہی کہ عورتیں جو خراب غذا کھالیتی ہیں انکا حمل وقت سے پہلے گرجاتا ہی۔

ج اسلئے کہ وہ سکون پذیر نطفہ کو پالتی رہتی ہیں جسکو کہ مزاج ناپسند کرکے رحم سے نکالدیتا
ہے کیونکہ اس میں اُس شریف شکل ہونیکی قابلیت نہیں ہوتی جو کہ روح کیلئے مناسب ہے۔

س ۲۱۲ کیا وجہ ہے کہ کودنے اور کشتی لڑنے سے حمل گرجاتا ہے۔

ج وجہ یہ ہے کہ گرمی کی زیادتی سے گرم بخارات پیدا ہوتے ہیں اور رحم کے مسامات

ہیں کہ سکر بچہ کو صدمہ پہنچاتے ہیں۔

س ۲۱۳ بہت خوشی کی وجہ سے عورت کا حمل کس لئے ساقط ہو جاتا ہے۔

ج اس لئے کہ خوشی کیوقت عورت میں گرمی نہیں رہتی۔

س ۲۱۴ عورتیں حمل سے پہلے دوسرے تیسرے مہینے میں کس لئے بآسانی حمل ساقط کرتی ہیں

ج اس طرح کہ سیب اور ناشپاتی ابتدا میں بوجہ گرہ کے کمزور ہونے کے بآسانی گرجاتے ہیں اسی طرح بچہ بھی بوجہ کمزور ہونے کے بآسانی نکل پڑتا ہے۔

س ۲۱۵ چوتھے۔ پانچویں چھٹے مہینہ میں اسقاط حمل سے تکلیف کیوں ہوتی ہے

ج اس لئے کہ ان دنوں میں جھلی بہت مضبوط ہو جاتی ہے۔

مختلف باتونکا بیان

س ۲۱۶ حیواں کی طرح انسان کے دم کیوں نہیں ہوتی۔

ج اس لئے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور بیٹھنا اوس کی خاصیت ہے پس اگر اُس کے دُم ہوتی تو اوسکو بیٹھنے میں دقّت ہوتی ہے۔

س ۲۱۷ گرم پانی بہ نسبت سرد پانی کے جلدی کیوں جمجاتا ہے۔

ج اس لئے کہ گرم پانی بہت پتلا ہوتا ہے اور برودت اس میں جلدی اثر کرتی ہے۔

س ۲۱۸ شراب سے پرہیز کرنیوالونکی طرح شرابی ذائقوںمیں تمیز کیوں نہیں کرسکتے۔

ج اس لئے کہ زبان میں جو مسامات ہیں وہ رطوبت جذب کرتے رہتے ہیں اور شرابی کی زبان بکثرت رطوبت کو جذب کرتی ہے اور شراب کے زیادہ پینے سے بری رطوبت جمع ہو جاتی ہے جس سے قوت ذائقہ میں فرق آجاتا ہے۔ نیز ذائقہ کے خراب ہونیسے شرابی جب کسی چیز کو پیتے ہیں تو انکو ذائقہ کی تمیز نہیں ہوتی اور یہی وجہ ہے کہ وہ خوب بول نہیں سکتے

س ۲۱۹ کیا وجہ ہے کہ سودائی جانور بڑے بڑے کان رکھتے ہیں۔

ج اس لئے کہ کان سرد اور خشک مادہ سے جسکو گریسل کہتے ہیں پیدا ہوتے ہیں اور چونکہ سودائی

جانوروں میں یہ مادہ کثرت سے ہوتا ہے اس لئے ان کے کان بھی بڑے ہوتے ہیں۔

س ۲۲۰ خرگوش کسطرح کھلی آنکھوں سے سوتا ہے۔

ج (۱) انکی آنکھیں بہت بڑی اور باہر کو نکلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور پپوٹے بہت چھوٹے ہیں جس کی وجہ سے ان کی آنکھیں پورے طور سے نہیں ڈھکتی۔

(۲) نیز یہ جانور نہایت بزدل ہے اپنی حفاظت کیلئے آنکھ کھلی رکھتا ہے۔

س ۲۲۱ کسلئے کوے نو روز تک اپنے بچونکو پرورش نہیں کرتے۔

ج چونکہ بچونکا رنگ اور طرح کا ہوتا ہے وہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارے بچے نہیں۔

س ۲۲۲ بھیڑ اور کبوتر حلیم اور بردبار کسلئے ہیں۔

ج ان جانوروں کے پتہ نہیں ہوتا جو غصہ کا اصلی باعث ہے۔

س ۲۲۳ پرند پیشاب کیوں نہیں کرتے

ج اس لئے کہ پیشاب کا زائد مادہ اُن کے پروں میں صرف ہوجاتا ہے۔

س ۲۲۴ ہمکو بہ نسبت دن کے رات کو کسلئے سنائی زیادہ دیتا ہے۔

ج اس لئے کہ رات کو زیادہ خاموشی ہوتی ہے کیونکہ سورج رات میں بخارات نہیں پیدا کرتا اور دن میں پیدا کرتا ہے جسکی وجہ سے رات میں وہ اسباب جو کہ آواز کو ہمارے کان کی طرف پہونچاتے ہیں بہ نسبت دن کے زیادہ مستعد اور آمادہ ہوتے ہیں۔

س ۲۲۵ کسلئے بغل میں گدگدی کرنیسے آدمی کو بہ نسبت اور کسی عضو میں گدگدی کرنے کے زیادہ ہنسی آتی ہے۔

ج اس لئے کہ بغل میں بہت سے اعصاب آکر جمع ہوگئے ہیں جن میں محسوس کرنیکی بہت بڑی طاقت ہے۔ پس جب اونکو آہستہ سے چھوا جائے تو انکا اثر چہرہ پر پڑتا ہے اور ہنسی پیدا ہوتی ہے۔

س ۲۲۶ کس لئے بعضی عورتیں سیاہ آدمی اور بعضی گورے آدمی کو پسند کرتی ہیں۔

ج اس لئے کہ بعضوں کی نگاہ ضعیف ہوتی ہے اور سفید رنگ پر نہیں ٹہیر سکتی پس کالا رنگ اسکو اچھا لگتا ہے (۲) یہی وجہ ہے کہ جنس اپنی جنس کو پسند کرتی ہے پس گرم مزاج کی عورت کالا رنگ پسند کرتی ہے کیونکہ وہ گرمی سے پیدا ہوتا ہے اور گوری عورت گورا رنگ پسند کرتی ہے کیونکہ وہ سردی سے پیدا ہوتا ہے۔

س ۲۲۷ محنت کے بعد ہمارا سونیکو جی کیوں چاہتا ہے۔

ج اسلئے کہ لگاتار حرکت سے گرمی تمام اعضاء بدن میں پہیل جاتی ہے اور محنت کے بعد جسم کے اندرونی حصوںمیں چلی آتی ہے اور غذا کو ہضم کرتی ہے جسکے ہضم ہونیسے رطوبات معدہ سے دماغ میں چڑھ جاتی ہیں اور اس راستہ کو جو گرمی کو اعضاء بیرونی کی طرف پہنچاتا ہے بند کر دیتی ہے اور اس طرح بیرونی اعضا سرد پڑجاتے ہیں اور نیند پیدا ہوتی ہے اسی طرح وہ لوگ جو زیادہ کہاتے پیتے رہتے ہیں بوجہ کثرت رطوبات کے بہت سوتے ہیں۔

س ۲۲۸ کیا وجہ ہے کہ بہت سونیوالے بدصورت ہوتے ہیں۔

ج اس لئے کہ زیادہ سونے سے اسقدر رطوبت جمع ہوتی ہے جو ختم نہیں ہوتی اور بدن کے مختلف حصوں سے نکلنا چاہتی ہے خاصکر چہرہ سے اسکی وجہ سے چہرہ بگڑ جاتا ہے جیسا کہ بلغمی آدمیوں کا حال ہے جو بہت سوتے ہیں۔

س ۲۲۹ بعضوں کو خوابمیں میٹھی چیزیں کیوں نظر آتی ہیں۔

ج اسلیئے کہ بلغم جو کہ جوڑوں میں جمع ہوتا ہے حلق کے اندر ٹپکتا رہتا ہے اور اگرچہ ذرا تلخی مائل میٹھا ہوتا ہے لیکن انکو میٹھا ہی معلوم ہوتا ہے۔

س ۲۳۰ کیا وجہ ہے کہ بعضے خواب میں دیکھتے ہیں کہ وہ پانی میں گر پڑے اور ڈوب گئے اور بعضے دیکھتے ہیں کہ گر تو گئے مگر ڈوبے نہیں خصوصاً وہ جو کہ بلغمی ہیں۔

ج اس لئے کہ بلغم بدن کے اونچے حصوں میں جاکر جمع ہوجاتا ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ڈوب گئے لیکن جب بلغم اندرونی حصوں میں ہی رہجاتا ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بچگئے

زیادہ کہانے اور پینے سے جب رطوبات اور بخارات اوپر کو چڑھتے ہیں تو ان کا خیال ہوتا ہے کہ ہم ڈوب گئے اور ہمارا گلا گھٹ گیا لیکن جب یہ بخارات اسقدر بلند نہیں ہوتے تو کھانیوالے خیال کرتے ہیں کہ ہم بچ گئے۔

س ۲۳۱ کیا کسی بیرونی سبب سے بھی خواب پیدا ہوتے ہیں۔

ج ہاں جب کوئی کسی کے کان میں کچھ کہدے اور اوسکو جگائے نہیں تو وہ سونیوالا آدمی اپنے سر میں ایک قسم کی بھنبھناہٹ محسوس کرتا ہے جس سے خواب پیدا ہوتا ہے۔

س ۲۳۲ انسان کے جسم میں کتنی رطوبتیں ہیں۔

ج چار۔ اول صفرا۔ جگر میں دوسرے سودا تلی میں تیسرے بلغم سر میں۔ چوتھے خون دل میں۔

س ۲۳۳ جس آدمی کا مزاج خونی ہو وہ کیسا ہے۔

ج خوبصورت نرم بال والا عبرت پذیر شرمیلا موسیقی کو پسند کرنے والا علم پسند خوش اخلاق فیاض اور درگذر کرنے والا۔

س ۲۳۴ بلغمی مزاج کی خاصیت کیا ہے۔

ج غبی۔ کند ذہن اس کے بال گھونگریالے نہیں ہوتے پیاس کم لگتی ہے نیند بہت آتی ہے پانی خواب میں نظر آتا ہے ڈرپوک لالچی اور مال پر مٹا ہوا ہوتا ہے۔

س ۲۳۵ صفراوی مزاج کی خاصیت کیا ہے۔

ج زود رنج۔ تند مزاج۔ جھگڑالو۔ زرد رنگ۔ بہت پانی پینے والا۔ کم سونیوالا عورتوں کا ساتھ پسند کرنیوالا۔

س ۲۳۶ سوداوی مزاج کے آدمی کی خاصیت کیا ہے۔

ج بھورا رنگ۔ پریشان مزاج۔ کم خور۔ ہاضمہ خراب۔ تیرہ و تاریک چیزوں کو خواب میں دیکھنے والا۔ غمگین۔ ڈرپوک۔ لالچی۔ اور بے صبرا۔

س ۲۳۷ ان مزاج کے آدمیوں کو کس قسم کے خواب آتے ہیں۔

ج خونی مزاج کے آدمیوں کو مسرت انگیز۔ سودائی مزاج کو دہشت ناک خواب آتے ہیں۔ صفراوی مزاج کو آگ اور لڑائی اور بچے خواب میں نظر آتے ہیں اور بلغمی کو پانی نظر آتا ہے۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ آدمی کا مزاج اُس کے خوابوں سے معلوم ہو سکتا ہے۔

س ۲۳۸ کیا وجہ ہے کہ اگر ہم انڈے پر نمک ڈالکر اسکو کچھ دن تک رہنے دیں تو اُسکی زردی اور سفیدی چلی جاتی ہے۔

ج اس لئے کہ نمک کی خشکی انڈے کی زردی اور سفیدی کو غارت کر دیتی ہے۔

س ۲۳۹ کس لئے سودائی مزاج سب سے بدتر ہے۔

ج اس لئے کہ یہ خون کی تلچھٹ سے پیدا ہوتا ہے اور خوشی کا دشمن ہے اور بوجہ سرد اور خشک ہونے کے موت کا باعث ہوتا ہے۔

س ۲۴۰ کیا وجہ ہے کہ بعضے لوگ خوشی کیساتھ مرتے ہیں۔ بعضے غم کیساتھ۔

ج اس لئے کہ بہت خوشی اندرونی حصہ ہائے بدن کو حد سے زیادہ گرم کرتی ہے اور بہت غم دل کو ڈبوکر اسکو بھینچ ڈالتا ہے جسکی وجہ سے آدمی مرجاتا ہے۔

س ۲۴۱ کیا وجہ ہے کہ آدمی کے سر پر اتنے بال ہوتے ہیں۔

ج بال اون رطوبات سے جو معدہ سے نکلکر دماغ میں آتی ہیں اور خود دماغ کی زائد رطوبتوں سے جبکہ وہ گرمی اور خشکی سے اثر پذیر ہوتی ہیں پیدا ہوتا ہے اور چونکہ انسان کے سر میں سب مخلوقات سے زیادہ دماغ ہوتا ہے اور زیادہ رطوبتیں ہوتی ہیں اس لئے اُنکے سر پر بال ہوتے ہیں۔

س ۲۴۲ کن کن راستوں سے دماغ اور بدن کے پوشیدہ حصے صاف ہوتے ہیں۔

ج غلیظ رطوبت آنکھ کے راستے سودا کان کے راستے صفرا ناک کے راستے بلغم بالوں کے راستے۔

س ۲۴۳ کیا وجہ ہے کہ موٹے آدمی جوانی میں یکلخت مرجاتے ہیں۔

ج اس لئے کہ اُن کی رگیں مٹاپے کی وجہ سے بہت چھوٹی اور تنگ ہو جاتی ہیں چنانچہ اُن میں ہوا کا گذر اچھی طرح نہیں ہوتا پس اندرونی گرمی کو جب ہوا نہیں پہنچتی تو وہ

بجھ جاتی ہے اور موت کا باعث ہوتی ہے۔

س ۲۴۴ پیاز اور لہسن ایک دفعہ کچا نیکے بعد پھر کیوں پیدا ہو جاتے ہیں۔

ج یہ اون کی رطوبت کا باعث ہے جو ان میں بکثرت ہوتی ہے۔

س ۲۴۵ مرد عورت سے زیادہ کسواسطے ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔

ج کیونکہ مردوں کے مسامات کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ عورتوں سے زیادہ گرم بھی ہوتے ہیں تو سردی کو وہ جلد محسوس کرتے ہیں۔

س ۲۴۶ بڈھوں پر نوجوانوں اور بچوں کی طرح وبا کا اثر کیوں نہیں ہوتا۔

ج اسلیئے کہ بڈھے سرد مزاج ہوتے ہیں اور جوانوں کی طرح ان کے مسامات کھلے ہوئے نہیں ہوتے۔ پس وبائی ہوا بوجہ اون کے سرد ہونے کے اونپر اثر نہیں کرتی۔

س ۲۴۷ جب آدمی غش کھاکر گر پڑتا ہے تو ہم کسلیئے اس کے چہرہ پر پانی چھڑکتے ہیں۔

ج تاکہ سرد پانی کیوجہ سے گرمی اس کے دل تک پہونچ کر دل کو قوت دے۔

س ۲۴۸ کیا وجہ ہے کہ وہ پانی ذائقہ دار ہوتے ہیں جنپر سورج کی تپش پڑتی ہے۔

ج اس لئے کہ سورج خراب رطوبتوں کو اور برودت کو جو کہ زمین سے نکلکر پانی کو بگاڑ دیتی ہیں اپنی کرنوں کے ذریعہ سے علیحدہ کر دیتا ہے۔

س ۲۴۹ عورتوں کی آواز بودی اور ضعیف کیوں ہے۔

ج کیونکہ انکا آلہ صوت بہت تنگ ہوتا ہے بباعث اس سردی کے جو کہ انمیں ہوتی ہے اور اسیوجہ سے اس آلہ میں کم ہوا آتی ہے اور آواز بھی بودی ہوتی ہے۔

س ۲۵۰ کسلئے کم سونا دماغ کو ضعیف کر دیتا ہے۔

ج اس لئے کہ زیادہ جاگنے سے صفرا پیدا ہوتا ہے جو دماغ کی رطوبت کو خشک کر دیتا ہے یہ رطوبت دماغ سر اور بدن کے بہت حصوں کے کام آتی ہے۔

س ۲۵۱ کیا وجہ ہے کہ ادرک بہت جلد خون کو بگاڑ دیتی ہے۔

ج اس لئے کہ ادرک خاصیت نہایت سرد رکھتا ہے اور ہر سرد چیز خاصیتاً بندش پیدا کرتی ہے پس اسی طرح ادرک بھی خون کو گاڑھا کر دیتی ہے۔

س ۲۵۲ کسلیئے گرمی میں بہ نسبت جاڑے کے سمندر کا پانی نمکین ہوتا ہے۔

ج تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ گرمی پہونچنے سے نمکین چیزیں زیادہ نمکینی آجاتی ہے۔

س ۲۵۳ کیا وجہ ہے کہ لوگ گرم ملکوں میں بہ نسبت سرد ملکوں کے زیادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔

ج اس لئے کہ گرمی آہستہ آہستہ انکو خشک کرے اور اسی طرح پر اُن کی اصلی گرمی اچھی طرح قایم رہے یہ بات بہ نسبت سرد ملکوں کے گرم ملکوں میں خوب حاصل ہوتی ہے۔

س ۲۵۴ کنوئیں کا پانی یا تو ہمیشہ خراب رہتا ہے یا ہمیشہ عمدہ اسکی کیا وجہ ہے۔

ج جو کنواں سورج کی گرمی سے بچا رہتا ہے اوس میں بہت سا خاکی مادہ ملکر گرانی آجاتی ہے اور اسی وجہ سے وہ خراب ہو جاتا ہے۔

س ۲۵۵ دائیں پہلو بہ نسبت بائیں پہلو کے نیند اچھی طرح کیوں آتی ہے۔

ج اس لئے کہ جب وہ بائیں طرف سوتے ہیں تو انکا پھیپڑا دل پر آن پڑتا ہے۔ اور دل جو کہ زندگی کا سرچشمہ ہے اسطرح سے اپنا خاص کام کرنے سے رکھا تا ہے اور پھیپڑے کیوجہ سے ہوا جو کہ اسکو پھیپڑا اسکی وجہ سے پہونچتی رہتی ہے نہیں پہونچتی اور گرمی کے زیادہ ہونے سے اس کے بہنچ جانیکا اندیشہ ہوتا ہے لیکن سیدھی طرف لیٹنے سے یہ اندیشہ نہیں رہتا۔

س ۲۵۶ کس لئے بڈھے مشکل سے چھینکتے ہیں۔

ج اس لئے کہ سردی کیوجہ سے انکی رگیں تنگ پڑ جاتی ہیں اور ان میں اسقدر گرمی نہیں رہتی کہ آسانی سے سردی کو خارج کردے۔

س ۲۵۷ کسلیئے شراب خور یہ خیال کرتے ہیں کہ اُن گرد کی سب چیزیں چکر کھا رہی ہیں۔

ج اس لئے کہ وہ چیزیں جو نگاہ کو مدد دیتی ہیں ان بخارات اور رطوبتوں سے جو

شراب سے پیدا ہوتی ہیں مخلوط ہو جاتی ہیں اور نیز گرمی کی کثرت آنکھوں میں حرکت پیدا کرتی ہے جس کی وجہ سے ہر ایک چیز متحرک نظر آتی ہے۔

س ۲۵۷ کس لئے نمک پڑی ہوئی روٹی بہ نسبت بے نمک کی روٹی کے ہلکی اور زود ہضم ہوتی ہے حالانکہ نمک بھاری چیز ہے۔

ج اگرچہ نمک بھاری چیز ہے لیکن وہ روٹی کو خشک کر دیتا ہے اور بوجہ اپنی گرمی کے روٹی کو ہلکا اور زود ہضم بنا دیتا ہے۔

س ۲۵۸ باسی روٹی معدہ کو کسواسطے مضر ہے۔

ج اس لئے کہ اس میں نمی اور رطوبت اتنی ہوتی ہے کہ خون کو خراب کر دیتی ہے اور گرم روٹی بہ نسبت ٹھنڈی روٹی کے کالی ہوتی ہے کیونکہ گرمی سیاہی کو پیدا کرتی ہے۔

س ۲۵۹ لیٹس پھل سے نیند کیوں آتی ہے۔

ج یہ پھل نہایت غلیظ رطوبتیں پیدا کرتا ہے۔

س ۲۶۰ شراب اور تیل کی تلچھٹ تہ میں کیوں جمجاتی ہے اور شہد کی تلچھٹ اوپر کیوں تیرتی رہتی ہے۔

ج اس لئے کہ شراب اور تیل میں خاکی مادہ ہے پس ان کی تلچھٹ تہ میں بیٹھ جاتی ہے شہد چونکہ موہار کی مکھی کے معدہ سے نکلتا ہے اس لئے بہت صاف ہے اور اسکی تلچھٹ بہت گرم اور صاف چیز ہے اس لئے سطح پر تیرتی رہتی ہے۔

س ۲۶۱ کسلئے بعضے آدمی جب دوسرونکو ناچتے دیکھتے ہیں تو خود بھی اسکی نقل کرنے لگتے ہیں۔

ج اس لئے کہ جب نگاہ اوروں کو ناچتے دیکھتی ہے تو اون کی تصویر ہمارے دل کے سامنے لاکر کھڑا کر دیتی ہے اور ہم اون کے کام کو نہایت ہی مسرت انگیز خیال کر کے ویسا ہی کرنے لگتے ہیں۔

س ۲۶۲ بلی اور بھیڑیے کی آنکھیں راتکو دن سے زیادہ روشن کسلئے معلوم ہوتی ہیں۔

ج بہ نسبت دیگر حیوانات کے اِن جانوروں کی آنکھیں نہایت روشن ہیں لیکن دن کو سورج کی روشنی اِن کی چمک اور آب وتاب کو مدہم کر دیتی ہے۔

س ۲۶۴ سونے سے بعضے آدمی موٹے اور بعضے دُبلے کیوں ہوتے ہیں۔

ج وہ جو بدمزاج ہیں سونیسے اُن کے زائد مواد بہت جلد ہضم ہو کر نابود ہو جاتے ہیں لیکن جو اچھے مزاج کے ہیں وہ سونے سے زیادہ سردی پیدا کرتے ہیں اور اُنکے ہاضمہ میں فرق آجاتا ہے

س ۲۶۵ کیوں اور کس لئے بھوکھ بہ نسبت پیاس کے زیادہ نقصان کرتی ہے۔

ج معدہ میں جب کوئی چیز نہیں رہتی تو وہ بلغم اور رطوبتوں کو جو کہ اس کے پاس موجود ہوتی ہیں صرف کرنا شروع کر دیتا ہے اور اس طرح ہم بھوکھ سے بہ نسبت پیاس کے زیادہ نقصان اُٹھاتے ہیں کیونکہ معدہ کی گرمی اپنی خواہش پورا کرنیکے لئے کچھ نہ کچھ نقصان کرتی رہتی ہے

س ۲۶۶ بڑی طول طویل بیماری کے بعد ہمارے بال کسطرح گر پڑتے ہیں۔

ج دیرپا بیماری کیوجہ سے سر کی رطوبت بوجہ کثرت گرمی کے خشک ہو جاتی ہے پس بالوں کو جب غذا نہیں ملتی تو وہ گر پڑتے ہیں۔

س ۲۶۷ بڈھوں کی بھویں کس لئے زیادہ لمبی ہو جاتے ہیں۔

ج بڑی عمر کی وجہ سے اُن کے پپوٹوں کی ہڈیاں گرمی نہ پہونچنے کے باعث پتلی پڑجاتی ہیں اور اسی سبب سے آنکھ کی غلیظ رطوبت یعنی چیپڑ سے بال پیدا ہوتے ہیں۔

س ۲۶۸ جمھائی کسطرح پیدا ہوتی ہے۔

ج غلیظ رطوبتیں جو سر کی زندگی کا باعث اور سردی جو خواب آور چیز ہے یہ دونوں جمھائی پیدا کرتے ہیں۔

س ۲۶۹ کیا وجہ ہے کہ سورج کے طلوع ہونیسے پھول کھل جاتے ہیں اور جب سورج غروب ہوتا ہے تو وہ بند ہو جاتے ہیں۔

ج سردی کا قاعدہ ہے کہ وہ ہر ایک چیز کو بند کر دیتی ہے اور گرمی بخلاف اس کے

ہر چیز کو کھولتی اور پھیلاتی ہے۔ بعضے سورج کو روح سے تشبیہ دیتے ہیں کیونکہ وہ روح کی طرح ہر چیز کو زندگی بخشتا ہے لیکن سردی مارتی اور مرجھاتی ہے۔

س ۲۷۰ غمزدہ لوگ بھورے کیوں پڑجاتے ہیں۔

ج اس لئے کہ غم عمردراز کیطرح بدن کی رطوبت کو خشک کردیتا ہے۔

س ۲۷۱ اختہ جانور غیر اختہ جانور سے کیوں کمزور ہوتا ہے۔

ج اس لئے کہ ایسے جانوریں سردی ہوتی ہے اور بہ نسبت غیر خصی کے گرمی کم ہوتی ہے اور اسیوجہ سے طاقت بھی کم ہوتی ہے۔

مسائل حکیم مارکس انٹونینس ز مارس سنکیٹی پرٹیاس

س ۲۷۲ آدمی کا اپنے نفس کو پہچاننا بہت مشکل کس لئے خیال کیا گیا ہے۔

ج اس لئے کہ دنیا کے نشیب و فراز سے بچنے کے لئے آدمی کو اس سے زیادہ کوئی اہم ضرورت نہیں کہ وہ اپنے نفس کے حواس سے خوب آگاہ رہے کیونکہ بغیر اس علم کے اس کی مثل اُس جہاز کی سی ہوگی جس کے نہ پتوار ہے نہ قطب نما اور ایسا شخص ہمیشہ ان نفسانی جذبات کی اطاعت میں رہیگا جو اس پر قابو پا گئے ہیں اپنے نفس کی تکمیل کے اسباب سے واقف ہونا حکما کے نزدیک بڑی مشکل چیز ہے۔ افلاطون کہتا ہے کہ انسان کچھ بھی نہیں اور اگر کچھ ہے بھی تو اسکا نفس ہی نفس ہے۔

س ۲۷۳ انسان باوجود عقلمند ہونیکے تمام مخلوقات سے زیادہ غیر منصف کیوں ہے۔

ج اسیلئے کہ عزت کا خواہشمند ہے اور یہ خواہش سوائے اس کے اور کسی جاندار میں نہیں پس ہر فرد بشر اچھا رہنے کی خواہش کرتا ہے حالانکہ وہ محنت سے کنارہ کش رہتا ہے اور اس ظاہرداری سے آدمی کو کچھ فائدہ بھی نہیں ہوتا۔

س ۲۷۴ تمام مخلوقات میں انسان سب سے زیادہ مغرور کیوں ہے۔

ج بوجہ اپنی علمیت کے چنانچہ فلاسفر کہتے ہیں کہ تمام بنی آدم سمجھہ رکھتے ہیں اور کوئی ایسی چیز نہیں جو انسان کے احاطہ علم میں نہ آگئی ہو یا اس غرور کی یہ وجہ ہے کہ تمام روئے زمین پر حکومت کرتا ہے اور سب چیزیں اس کے ماتحت ہیں۔

س ۲۷۵ کسلئے جانوروں کا دل اون کے سینہ میں اور انسانکا دل بائیں طرفکو جھکا ہوتا ہے

ج اس لئے انسان کا دل بائیں طرف جھکا ہوا ہوتا ہے کہ وہ انسان کی بائیں طرف کی سردی کو معتدل کرتا ہے۔

س ۲۷۶ کیا وجہ ہے کہ عورت کیواسطے زہدان کا بچنا جو بسبب لڑنے جھگڑنے کے واقع ہوتا ہے زیادہ مضر ہے بہ نسبت حیض اور نفاس کے بند ہونے کے۔

ج اس لئے کہ اگر کسی چیز کی ترکیب بند ہو جائے تو اس سے یہ اچھا ہے کہ اس میں بیرونی اسباب سے فرق پڑ جائے چنانچہ سرکہ جو نہایت تیز شراب سے بنایا جاتا ہے نہایت تیز ہوتا ہے جب دو آدمی بڑی محبت اور اخلاق سے رہتے ہیں تو ان کی ان بن حد سے زیادہ مضر ہو جاتی ہے۔

س ۲۷۷ عورتوں کے جسم مردوں کے جسم سے زیادہ نرم اور بودے کیوں ہوتے ہیں اور ان کے بال کیوں نہیں ہوتے۔

ج کیونکہ حیض اور نفاس کیساتھ عورت کے زائد مادے نکلجاتے ہیں اور ان سے بال پیدا نہیں ہوتے اور انکا گوشت بہت ہوتا ہے جسکی وجہ سے انکی رگیں ڈھکجاتی ہیں۔

س ۲۷۸ کیا وجہ ہے کہ جب ہم کسی دہشت انگیز چیز کا خیال کرتے ہیں تو ہمکو ڈر لگتا ہے

ج اس لئے کہ چیزوں کا خیال بھی کچھ اثر رکھتا ہے افلاطون کا قول ہے کہ کسی چیز کا خیال اصل چیز سے ایک قسم کا تعلق رکھتا ہے چنانچہ گرمی اور سردی کے خیال سے ہمکو واقعی گرمی اور ٹھنڈک محسوس ہونے لگتی ہے یا اوسکا باعث یہ ہوتا ہے کہ جب ہم کسی دہشتناک چیز کا خیال کرتے ہیں تو خون ہمارے اندرونی حصہ میں پھیلجاتا ہے اور بیرونی حصہ سرد پڑ جاتے

ہیں اور ہم خوف کے مارے ڈرنے لگتے ہیں۔

س ۲۷۹ کیا وجہ ہے کہ صوئی غذا کو تو ہضم کر دیتی ہے لیکن خود ہضم نہیں ہوتی۔

ج دراصل یہ جز کئی قسم کے اجزا سے مرکب ہے جنمیں سے بعض تو غذا کو ہضم کر دیتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو گرمی سے ہضم نہیں ہو سکتے۔

س ۲۸۰ لکڑی چیرنے والے بہ نسبت چوڑان کے لمبائیں لکڑی کو باسانی کیوں چیر سکتے ہیں۔

ج کیونکہ لکڑی لمبے لمبے ریزوں سے مرکب ہے پس جب یہ لمبائی میں کاٹی جاتی ہے تو یہ ریزے آپ سے آپ ایکدوسرے سے الگ ہوتے جاتے ہیں۔

س ۲۸۱ کیا وجہ ہے کہ برچھی کے مارنیوالے کو اتنی جلدی آواز نہیں آتی جتنی جلدی اس شخص کو آواز آتی ہے جو کہ اس کے قریب کھڑا ہے۔

ج جیساکہ ابھی بیان ہوا ہے لکڑی میں لمبائی کی طرف درزیں یعنی ذرات خالی ہوتے ہیں جنمیں ہوا بھری رہتی ہے مگر چوڑائی کی طرف نہیں اسواسطے جب کسی برچھی یا شہتیر کے کونے پر ٹھوکیں تو اندر کی ہوا آواز کو دوسرے کونہ پر بہت جلد پہونچاتی ہے۔ مگر چونکہ ہوا لکڑی سے باہر بوجہ راستہ ہونے کے دیر میں نکلتی ہے اس لئے پاس والے آدمی کو آواز جلد میں سنائی دیتی ہے۔

س ۲۸۲ آدمی کی رانیں بخلاف اور جانوروں کے کس لئے موٹی پیدا کی گئیں۔

ج اس لئے کہ یہ خاصہ صرف انسان کا ہے کہ وہ کھڑا ہو کر چلتا ہے اور اسیوجہ سے قدرت نے اس کے نیچے کے حصہ کو بہت موٹا پیدا کیا ہے۔

س ۲۸۳ کیا وجہ ہے کہ حس کرنیوالی قوتیں تو دل میں ہیں لیکن اگر سر کا پچھلا حصہ صدمہ پذیر ہوتا ہے تو حافظہ کو نقصان پہنچتا ہے اور اگر اگلا حصہ تو خیال کو اور اگر بیچ کا حصہ تو قوت ممیزہ کو ضرر پہنچتا ہے۔

ج اصل یہ ہے کہ قدرت نے دماغ کو جو سرد ہے دل کے معتدل کرنے کے واسطے

پیدا کیا ہے پس دماغ کے بہت سے حصے بھی دماغ کیطرح مدد کرتے ہیں۔ کیونکہ روح کا ہر

ایک کام صرف اکیلے دل کی حرکت سے پورا ہونا محال ہے۔

مسائل حکیم سکندر افرادیسیں

س ۲۸۴ کیا وجہ ہے کہ سورج آدمی کو سیاہ فام اور مٹی کو سفید اور موم کو نرم اور

سیل کو سخت کر دیتا ہے۔

ج در اصل جیسی چیز ہوتی ہے ویسا ہی اسپر اثر پڑتا ہے۔ آدمی کی رطوبت کو بلغم کے

علاوہ جب حد سے زیادہ گرمی پہونچتی ہے تو وہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور مٹی جو شورہ یا کسی نمکین

سیال چیز کا بنا ہوا ہوتا ہے جب سورج کی حدت سے اُس کا سیل جلکر معدوم ہو جاتا ہے تو وہ

سفید شورہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ موم کی رطوبت کو جب حرکت پہونچتی ہے تو وہ نرم ہو جاتا ہے

بخلاف اسکے سورج سیل کی رطوبت کو ضایع کر دیتا ہے جو اس میں بکثرت ہوتی ہے اور اس

کی نرمی کا باعث ہوتی ہے پس جب یہ رطوبت سوکھ جاتی ہے تو سیل سخت پڑ جاتا ہے۔

س ۲۸۵ گول پھوڑے کا علاج کس لئے مشکل ہے

ج چونکہ وہ نہایت تیز صفراوی مادے سے پیدا ہوتا ہے جو اکثر تند ہوتا ہے اور چونکہ

بہتا ٹپکتا رہتا ہے اس لئے پھوڑا بھی گول ہوتا ہے اور اس کے اچھا کرنیکے لئے خشک

دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔

س ۲۸۶ کیا وجہ ہے کہ یرقان زدہ کو شہد میٹھا نہیں معلوم ہوتا۔

ج تلخ صفرا جو مریض یرقان کے تمام بدن میں پھیلا ہوا ہوتا ہے زبان پر بھی اپنا اثر

کرتا ہے جسکی وجہ سے یہ تلخ رطوبت میٹھی سی میٹھی چیز کو بھی اگر زبان پر رکھی جاوے تلخ کر دیتی ہے

س ۲۸۷ سانپ پر اگر پانی ڈالا جاے تو وہ اوچھلنے کیوں لگتا ہے۔

ج اس لئے کہ سانپ خاصیتاً سرد و خشک ہے اور اسی وجہ سے جب اسپر پانی پڑتا ہے

تو اسکو بہت سردی معلوم ہوتی ہے اور وہ بہا گتا ہے۔

س ۲۸۸ کیا وجہ ہے کہ بھوننے سے انڈا پھٹ جاتا ہے لیکن اُبالنے سے نہیں پھٹتا۔

ج جب انڈے کو گرمی پہونچتی ہے تو اسکا اندرونی مادہ باہر نکلنے کیواسطے زور کرتا ہے اور اُسکا چھلکا پھٹنے کو ہوتا ہے لیکن گرم پانی اپنی رطوبت کو آہستہ آہستہ چھلکے کے اندر پہونچاتا ہے جسکی وجہ سے وہ پھٹنے نہیں پاتا یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ جب انڈا بھونتے ہیں تو اوس کو ذرا بھگو لیتے ہیں۔

س ۲۸۹ گھاس پھوس سے پانی زیادہ گرم اور برف سرد کیوں رہتی ہے۔

ج دراصل گھاس پھونس کسی نہ کسی خاصیت کے محتاج رہتے ہیں جب کسی چیز کو گرم دیکھتے ہیں تو یہ بھی گرم ہو جاتے ہیں اور گرمی کو قایم رکھتے ہیں اور جب کسی چیز کو سرد پاتے ہیں تو سرد ہو کر اوس کی سردی کو قایم رکھتے ہیں۔

س ۲۹۰ پیشاب کرنے میں ہمکو درد کیوں معلوم ہوا کرتا ہے۔

ج اس لئے کہ تیز صفراوی مادے مثانے میں چبھتے رہتے ہیں اور تمام جسم کو تکلیف پہونچاتے ہیں یہ درد بچوں کو بکثرت ہوتا ہے۔

س ۲۹۱ بعض دواؤں میں متضاد اثر کیوں ہوتا ہے چنانچہ سٹّے پگھلاتا بھی ہے اور گاڑھا بھی کرتا ہے اور ادرک گرمی سردی دونوں چیز پیدا کرتی ہے۔

ج اس لئے کہ ان دواؤں میں بعض مختلف اثر قدرت نے پیدا کر دئے ہیں جو دکھلائی نہیں دیتے اور اس طرح ان چیزوں سے ملے ہوتے ہیں جس طرح گیلی مٹی میں مختلف چیزیں مخلوط ہو جاتی ہیں اور معلوم نہیں ہوتیں۔ پس کچھ تعجب نہیں اگر اپنی طبیعت اور خاصیت کے مطابق یہ اشیا مختلف اثر پیدا کرتی ہیں۔

س ۲۹۲ دایہ بچہ کو سُلانے کیلئے تھپکتی اور ہلاتی کس لئے ہے۔

ج تاکہ رطوبتیں منتشر ہو کر بچے کے دماغ تک پہونچیں اور اسکو سلا دیں۔ لیکن زیادہ عمر کے بچّے اس حرکت کو نہیں سہار سکتے۔

س ۲۹۳ کیا وجہ ہے کہ تیل پینے والا قے کر دیتا ہے اور تیل کیساتھ خاصکر زرد پت اوس کے پیٹ سے برآمد ہوتے ہیں۔

ج کیونکہ بہت ہلکا ہونیکی وجہ سے تیل معدہ میں نہیں بیٹھتا بلکہ تیرتا رہتا ہے اور معدہ صفراوی پتوں کو جو نہایت ہلکے اور صاف ہوتے ہیں تیل کے خارج کرنے کیلئے بھیجتا ہے پس یہ صفرا تیل سے بھی اوپر چلا جاتا ہے اور قے میں تیل کے ساتھ نکلتا ہے۔

س ۲۹۴ کسلئے تیل اور سیال چیزوں کیساتھ مخلوط نہیں ہو سکتا۔

ج تیل نہایت نرم گاڑھا اور ملایم اسقدر ہوتا ہے کہ اس کے اجزا نہیں ہو سکتے پس وہ کسی چیز کے ساتھ مخلوط نہیں ہوتا۔ اگر خاک پر بھی وہ ڈالدیا جاوے تو خاک اس میں سرایت نہیں کر سکتی۔

س ۲۹۵ کس لئے پانی اور تیل جاڑوں میں جمجاتے ہیں اور شراب و سرکہ نہیں جمتے

ج اس لئے تیل چونکہ نہ سرد نہ گرم ہے اس لئے اس میں ہر طرح خاصیت پذیر ہونے کی طاقت ہوتی ہے پس سردی کی کثرت کی وجہ سے وہ گاڑھا پڑجاتا ہے اور پانی خود خاصیتاً سرد ہے پس جاڑے میں وہ کثرت برودت سے جمجاتا ہے لیکن شراب چونکہ نہایت گرم اور لطیف اجزا سے مرکب ہے اس لئے انجماد قبول نہیں کرتی۔

س ۲۹۶ کیا وجہ ہے کہ مختلف اور متضاد چیزیں بعض وقت ایک ہی طرح کا اثر پیدا کرتی ہیں

ج رطوبت ناک چیزیں گرمی اور سردی دونوں سے سخت پڑجاتی ہیں برف اور دیگر سیال اشیاء سردی سے جمجاتی ہیں۔ پلاسٹر اور سنگریزہ گرمی سے خشک ہوجاتے ہیں اثر تو ایک ہی ہوتا ہے لیکن وجوہ مختلف ہوتی ہیں چنانچہ گرمی تو رطوبت کو خشک کرتی ہے لیکن سردی اوسکو گاڑھا کرکے اسپنج کی طرح نچوڑ لیتی ہے جس کی وجہ سے تمام رطوبت ضائع ہوجاتی ہے

س ۲۹۷ جب کوئی ہیبت ناک بات مثل شور وغل یا درخت کے گرنیکی آواز یا پانی کے آبشار کی بلکہ گرنیکی آواز واقع ہوتی ہے تو ہم کیلئے لرزنے اور کانپنے لگتے ہیں۔

ج کیونکہ ایسے وقت تمام رطوبت ضایع ہو جاتی ہے اور گرمی تمام اندرونی حصّوں کی طرف چلی جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ حصہ سرد پڑ جاتا ہے اور لرزہ پیدا ہوتا ہے۔

س ۲۹۸ پتھر کی عینک میں اسقدر چمک کیوں ہے۔

ج کیونکہ اس میں شیشہ کی پتھری لگی ہوئی ہوتی ہے جو آئینہ کی شفافی کی وجہ سے خوب چمکتی ہے

س ۲۹۹ کسلئے ہم پانی میں اور آئینہ میں اپنا عکس دیکھتے ہیں۔

ج اس لئے کہ نگاہ ان چیزوں کے اندر پہونچکر پھر الٹی ہماری آنکھ کی طرف رجوع کرتی ہے

س ۳۰۰ کیا وجہ ہے جب ہم کھڑے ہوئے پانی میں جو کہ بہت گہرا نہیں ہے پتھر پھینکتے ہیں تو اوسکے بڑے ہیسے یہ پانی بہ نسبت گہرے پانی کے بیشمار دائرے پیدا کرتا ہے۔

ج اس لئے یہ پتھر ایسے پانی میں جاکر اس کے ایک ایک جزو کو اس کی تہ میں بیٹھنے سے پہلے ہلا دیتا ہے اور اگر یہ پتھر ذرا زیادہ زور کے ساتھ پھینکا جائے تو اُتنے ہی بڑے دائرے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ اوّل وہ سطح کو چیرتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ پانی میں گھُستا جاتا ہے آخر کار نیچے تک پہونچ جاتا ہے اور چونکہ آہستہ آہستہ اس کی طاقت گھٹتی جاتی ہے آخر دائرہ جو وہ پیدا کرتا ہے بجز پہلے کے بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے کیونکہ اسجگہہ دائرہ بنانے کے علاوہ اس نے پانی کے چیرنے میں بھی قوت کی ہے۔

س ۳۰۱ کیا وجہ ہے کہ بہرے گونگے بھی ہوتے ہیں۔

ج اس لئے کہ وہ ایسی باتوں کو جو ان کے سُننے میں نہیں آتیں بیان نہیں کر سکتے بعضے حکما کا بیان ہے کہ کان اور زبان کے درمیاں جو پٹھے ہیں وہ ملے ہوئے ہیں لیکن وہ جو کسی حادثہ کی وجہ سے گونگے ہو جاتے ہیں بہرے نہیں ہوتے۔

س ۳۰۲ زخم کے اچھا ہوتے وقت کھجلی کیوں ہوتی ہے اور بلغم کم کیوں ہو جاتا ہے

ج اس لئے کہ وہ حصہ جو اچھا ہو جاتا ہے ان رطوبات کو کھینچتا رہتا ہے جو اس زخم کا باعث ہوتی ہیں یہ رطوبت جب کمال سے باہر نکلکر ضائع ہوتی ہے تو اس کے نکلنے سے خارش پیدا ہوتی ہے

س ۳۰۴ آدمی حیوان سے زیادہ اور شدت سے کیوں چھینکتا ہے۔

ج اس لئے کہ وہ حیوان سے زیادہ کھاتا اور پیتا ہے اور اسقدر ضرورت سے زیادہ کھا لیتا ہے کہ اس میں بہت سی رطوبت جمع ہو جاتی جو دماغ میں چڑھکر چھینک پیدا کرتی ہی آواز جو اس سے پیدا ہوتی ہے وہ نتھنوں کے ذریعہ سے سانس کے ساتھ نکلتی ہی جس طرح کہ آواز حلق سے۔

س ۳۰۵ کس لئے مردوں کے ناخون اور بال بڑھتے ہیں۔

ج اس لئے کہ انکا گوشت جو سڑ جاتا ہے اور مُرجھا کر الگ ہو جاتا ہے تو اس کے الگ ہونے سے وہ حصہ جو بالوں کی جڑ میں تھا بڑھتا ہوا نظر آتا ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ بال واقعی بڑھتا ہے کیونکہ جب مُردے سڑ جاتے ہیں تو ان میں بہت سا غلیظ مادہ پیدا ہوتا ہے جو جسم کی بیرونی سطح تک جاکر بال پیدا کرتا ہے۔

س ۳۰۶ کس لئے پاؤں کے بال جلدی سفید نہیں ہوتے۔

ج اس لئے کہ انکو اسقدر حرکت رہتی ہے کہ وہ بلغمی مادہ کو منتشر کرتے رہتے ہیں۔

س ۳۰۷ کس لئے اگر جلا ہوا جو گھوڑے کے زخم پر رکھدیا جائے تو بال سفید نہیں پیدا ہوتا بلکہ سیاہ ہوتا ہے۔

ج اس لئے کہ یہ بلغمی مادہ کو خارج کر دیتا ہے اور نیز اور زائد مادہ کو جو کہ اعضاء کے ضعف کی وجہ سے اور زخم کی خامی کیوجہ سے یہاں جمع رہتا ہے دور کر دیتا ہے۔

س ۳۰۸ کس لئے ناسور پر بال نہیں ہوتے۔

ج اس لئے کہ آدمی کی کھال بہت موٹی ہے جیسا کہ بال کی مٹائی سے ظاہر ہے پس اگر زخم چمڑے کی مٹائی سے بھی زیادہ گہرا ہو تو بال کے راستہ کو بند کر دیگا اور بال پیدا ہوگا گھوڑوں کی کھال پتلی ہوتی ہے جیسا کہ ان کے بالوں کی مٹائی سے ظاہر ہے اس لئے اُن کے بالوں کے راستے زخم سے بند نہیں ہوتے او جب وہ مواد فاسد

ہوجاتے ہیں تو مسامات سے نکلکر بال پیدا کرتے ہیں۔

س ۳۰۹ قسمت کی تصویریں دو پیشانیاں کیوں بنائی جاتی ہیں اور اسکی ایکطرف گنج اور دوسری طرف بال کسلئے رکھے جاتے ہیں۔

ج گنجاپن مصیبت اور آفت کی علامت ہے اور بال خوش قسمتی کی علامت ہے جو کہ ہمکو کبھی خوش ہوکر قسمت عطا کرتی ہے۔

س ۳۱۰ کس لئے بعضوں کو خوشامد اچھی معلوم ہوتی ہے۔

ج اس لئے کہ خوشامد ہمکو بتاتی ہے کہ ہمکو کیسا ہونا چاہئے نہ کہ ہماری صلیت کو۔

س ۳۱۱ کس لئے نیکی کو اچھی صورت میں اور اچھے پیرایہ میں ظاہر کیا جاتا ہے

ج اس لئے کہ آدمی نیک کام میں کوشش کریں اور سست پڑجائیں۔

س ۳۱۲ قدملنے کیوں کہا ہے کہ کسی خونخوار جانور کے پھندمیں پڑجانا خوشامدی کے پیچ میں پڑجانے سے اچھا ہے۔

ج اس لئے کہ یہ جانور جبتک کہ شکار مُردہ نہیں ہوتا نہیں کھاتے بخلاف خوشامدیوں کے کہ وہ جیتے جی کھانے لگتے ہیں۔

س ۳۱۳ صفراوی مزاج کے آدمی کے سب سے پہلے ڈاڑھی کیوں نکلتی ہے

ج اس لئے کہ اُس کے مزاج میں گرمی اور اُس کے مسامات کشادہ ہیں۔

س ۳۱۴ ہچکی لینے والے کو سانس بند کرلینے سے کیوں فائدہ ہوتا ہے۔

ج اس لئے کہ سانس روکنے سے گرمی پیدا ہوتی ہے اور ہچکی سردی کی باعث ہوتی ہے

س ۳۱۵ کیا وجہ ہے کہ بڈھے آدمیوں کو جوانی کی باتیں خوب یاد رہتی ہیں لیکن بڑھاپے کی نہیں۔

ج جوانی کی باتیں خوب اچھی دل نشین ہوجاتی ہیں لیکن بڑھاپے کی باتیں حواس کی کمزوری کیوجہ سے بھول جاتے ہیں۔

س ۳۱۶ لالچوں میں کونسا لالچ اچھا ہے۔

ج وقت کا لالچ جبکہ ہمکو یہ خیال رہے کہ ہم کس طرح اپنے وقت کو کام میں لائیں۔

س ۳۱۷ ہماری زندگی کو کھیل سے کیوں متشابہت دی گئی۔

ج اسلیئے کہ دیانت داروں کی جگہہ اور بُرے بھلوں کی جگہہ ہیں۔

س ۳۱۸ کسلیئے جب طوفان آنیکو ہوتا ہے تو ڈلفین مچھلی سطح آب پر آجاتی ہے۔

ج جب طغیانی آتی ہے تو سمندر کی تہ سے کچھہ بخارات نکلتے ہیں جو کہ تہ کو بہت گرم کردیتے ہیں اور مچھلی ٹھنڈی ہوا لینے کیواسطے اوپر آجاتی ہے۔

س ۳۱۹ چاند کی چمک سے سر کو صدمہ کیوں پہونچتا ہے۔

ج اس لیئے کہ اُس کی روشنی دماغ کی رطوبات کو ملاتی ہے اور اسکے بعد انکو حل نہیں کرتی

س ۳۲۰ اگر پانی جسم کی پرورش نہیں کرتا تو لوگ کیوں جیتے ہیں۔

ج اس لیئے کہ پانی قوت ہاضمہ کو تمام بدن میں پھیلا دیتا ہے۔

س ۳۲۱ چھینکنا کس لیئے اچھا ہے۔

ج اس لیئے کہ یہ دماغ کو اس طرح صاف کردیتا ہے جس طرح حلق کو کھانسنا۔

س ۳۲۲ گرم پانی ٹھنڈے پانی سے ہلکا کیوں ہوتا ہے۔

ج اس لیئے کہ اُبلا ہوا پانی زیادہ لطیف ہوتا ہے اور اس میں جو بوجہہ دار مادہ ہوتا ہے گرمی کیوجہ سے الگ ہوجاتا ہے۔

س ۳۲۳ کس لیئے تالاب اور دلدل کا پانی خراب ہوتا ہے۔

ج اس لیئے کہ وہ بلغم پیدا کرتا ہے اور گرمی میں بگڑجاتا ہے۔ پانی کے عمدہ اجزا بخارات بنجاتے ہیں اور خاکی اجزا باقی رہجاتے ہیں۔

س ۳۲۴ بہت بڑھنے والے آدمی کس طرح بہت جلد گنجے ہوجاتے ہیں۔

ج ضعیف دماغ کیوجہ سے اور سر میں بلغم کے زیادہ ہونیسے۔

س ۳۲۵ زیادہ جاگنے سے دماغ کسلئے ضعیف پڑجاتا ہے۔

ج اس لئے کہ یہ جاگنا سودا زیادہ کرتا ہے اور بدن کو خشک کرتا ہے۔

س ۳۲۶ چودہ سال کی عمر میں بچّوں کی آواز کیوں بدلجاتی ہے۔

ج اس لئے کہ قدرت اس وقت آواز میں بہت بڑا تغیر پیدا کردیتی ہے اور تجربہ اس کو صحیح ثابت کرتا ہے چنانچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسوقت عورت کے پستان بہت بڑھ جاتے ہیں اور دودھ جمع ہو جاتا ہے اور نیز وہ حصّے جو کولھے کے اوپر ہوتے ہیں اسی طرح مردوں کے سینے اور بازو بڑھ جاتے ہیں اور بوجھ اوٹھانے لگتے ہیں۔ بدن بڑھتا ہے اور ہر ایک جز بڑھتا ہے اور نیز آواز بھی بھاری پڑجاتی ہے۔ کیونکہ آلہ صوت شروع حصہ میں چوڑا ہو جاتا ہے اور اس کا اگلا حصہ حلق کے برابر نہیں رہتا اور ہوا بھی جوان غیر مساوی حصوں میں جاتی ہے ٹوٹی ہوئی اور جھرجھری آواز بکری کی آواز کی طرح جسکو برانکس کہتے ہیں پیدا کرتی ہے اسی طرح بعض آدمیوں میں ایک تپلا اور چوڑا بھڑا رطوبت کی وجہ سے آلہ صوت میں پیدا ہوکر آواز کو غیر مساوی کردیتا ہے اور یہہ خیال رہے کہ بکری کی آواز اس رطوبت کی وجہ سے بگڑی ہوئی ہے یہی حال اُن جانوروں کا ہوتا ہے جنکا آلہ صوت بہت کھردرا ہوتا ہے جیسے کلنگ جو کہ تین برس کے بعد اصلی آواز کو بدل لیتے ہیں کیونکہ انکا آلہ صوت بہت چوڑا ہوتا ہے اور اصلی مسامات پیدا کردیتا ہے۔

س ۳۲۷ کسلئے غار اور اونچے اونچے مقامات سے ہماری آواز پلٹ آتی ہے

ج اس سلئے کہ اُن مقامات میں خیال آواز کی تصویر ہمارے کانوں میں پیدا کرتا ہے رطوبتناک اور نرم مقامات میں یہ آواز نہیں پیدا ہوتی۔ بعضوں کا خیال ہے کہ یہ صدا ایک دیبی ہے جو پین کے ساتھ محبت رکھتی تھی اور اصل یہ ہے کہ یہ خیال غلط ہے در اصل پین ایک شخص تھا جو صدا کی تلاش میں پڑا پھرتا تھا اور اس کے نہ ملنے سے

غمگین رہتا تھا لیکن جب اُس کو اُس کی حقیقت کا پتہ لگ گیا تو اُسے غم جاتا رہا لوگون
نے مشہور کر دیا کہ وہ صدا پر فدا ہے اسی طرح اینڈمیں کی نسبت بھی مشہور ہے کہ چاند پر
جان دیتا تھا حالانکہ وہ ایک فلاسفر تھا اور چاند کا راستہ دریافت کرنے کی کوشش کرتا
تھا۔ پرومیتھس نے بھی برج عقاب کا راستہ اور مقام دریافت کرنے میں کوشش کی
تھی لیکن جب وہ تھک گیا تو ہرقل دانا نے اُس کے شکوک کو رفع کیا۔

س ۳۲۸ کس لئے سور کیچڑ سے خوش رہتا ہے۔

ج حکما کا بیان کہ سور فطرتاً کیچڑ سے خوش رہتا ہے کیونکہ اسکا کلیجہ بہت بڑا ہوتا ہے
جس میں کہ خواہش ہے۔ ارسطو کہتا ہے کہ اس کی تھوتھنی کا ہی بڑا ہونا باعث ہے
کہ وہ کیچڑ سے خوش رہتا ہے اور اوس کی قوی قوت شامہ بدبو کی تلاش میں رہتی ہے

س ۳۲۹ کسلئے بہت سے جانور جب اپنے آقاؤں کو دیکھتے ہیں تو دُم ہلانے لگتے
ہیں اور کسلئے شیر اور بیل غذا کیوقت اپنا پہلو پیٹنے لگتے ہیں۔

ج اس لئے کہ اون کی پشت میں جو مغز ہوتا ہے وہ دم تک پھیلا ہوا ہوتا ہے
دُم میں حرکت کی طاقت ہوتی ہے اور جس طرح ہم ہاتھ ہلاتے ہیں اسی طرح یہ اپنی واقفیت
کے اظہار کیواسطے دُم ہلانے لگتے ہیں یہ بات اُن میں ایک خاص طاقت ظاہر کرتی
ہے جو کہ روشناسوں کو پہچان لیتی ہے غصہ کیوقت جس طرح آدمی جب وہ بدلا نہیں
لے سکتے یا کسی کام میں ناکام ہوتے ہیں ہاتھ ملنے لگتے ہیں اسی طرح یہ جانور اپنے
پہلو ملنے اور رگڑنے لگتے ہیں۔

س ۳۳۰ کس لئے فولاد کی عینک نگاہ کیواسطے مفید ہے۔

ج اس لئے کہ فولاد سخت چیز ہے اور اُس ہوا کو جو روشنی قبول کرتی ہے بہت پائداری
کے ساتھ ہماری نگاہ کے سامنے لے آتی ہے۔

س ۳۳۱ محبت کس طرح اپنا زیادہ اثر دکھلاتی ہے بیوقوف کو عقلمند بنانے میں

یا عقلمند کو بیوقوف بناسکتے ہیں۔

ج اس کی طرف عقل منسوب کرتے ہیں جو عقلمند نہیں ہے کیونکہ بنانا بگاڑنے سے مشکل ہوتا ہے اور محبت و بیوقوفی دل میں ایک سا تغیر ہے جو کبھی کبھی واقع ہوتا ہے۔

س ۲۳۱ کسلئے بہت سی محنت نگاہ کے واسطے مضر ہے۔

ج اس لئے کہ خون کو خشک کر دیتی ہے۔

س ۲۳۲ کس لئے بکری کا دودھ معدہ کیلئے بہت مفید ہے۔

ج کیونکہ وہ گاڑھا ہوتا ہے جس میں چکناہٹ نہیں ہوتی اور بکری بجائے گھاس کے ٹہنیاں کھاتی ہے۔

س ۲۳۴ غم اور صدمہ سے بال کیوں بھورے ہو جاتے ہیں۔

ج اس لئے کہ وہ خشکی پیدا کرتے ہیں جو بھورے پن کا باعث ہے۔

س ۲۳۵ کیا وجہ ہے کہ وہ جنکا خون بہت گاڑھا ہوتا ہے بہت خوش رہتے ہیں۔

ج اس لئے کہ گاڑھا خون پائداری کی علامت ہے اور روح مضبوط رکھتا ہے جس سے تمام مخلوقات قوی رہتی ہے۔

س ۲۳۶ محبت کا نباہنا بہت مشکل ہے یا پیدا کرنا۔

ج نباہنا مشکل ہے کیونکہ آدمی تلوّن مزاجی کیوجہ سے جلدی بگڑ جاتا ہے اور کہنانے لگتا ہے

س ۲۳۷ کسلئے سانپ رو سے بچا رہتا ہے۔

ج کیونکہ وہ سرد خشک اور گدار گھاس ہے اور سانپ کی خاصیت اس سے بالکل مخالف ہے۔

س ۲۳۸ فرعون میں خصی مرغا کھانا کیوں اچھا ہے۔

ج اس لئے کہ خصی مرغے میں رطوبت باقی رہتی ہے۔

س ۲۳۹ کسلئے بد بو یا خوشبو بہ نسبت سردی کے گرمی میں جلدی پہونچتی ہے۔

ج اس لئے کہ گرمی میں ہوا اسقدر گاڑہی نہیں ہوتی اور جاڑوں میں بہت گاڑہی اور بے حرکت رہتی ہے۔

س ۳۴۰ کیا وجہ ہے کہ اگر پتھری گرمی کی شدت سے جمکر بڑہجاتے تو ہم اوسکے پگھلنے کیلئے نہایت سرد اشیا کے جابجا ہلکی چیزیں مثل پارسل اور فینل کے استعمال کرتے ہیں۔

ج خیال ہے کہ گرمی کی تپش سے یہ پتھری پگھل پڑتی ہے جسکے اثر سے پتھری جلکر ریت ہو جاتی ہے اور اس طرح پیشاب کے ذریعے چھوٹے سنگریزے ریت کے ساتھہ نکلتے ہیں کبھی سرد اشیا خوردنی سے پتھری نکل پڑتی ہے۔ گردہ پہیلکر اس کو دفعہ کرتا ہے اور پیٹ ہلکا ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ایسا ہی ہوتا ہے کہ گردہ کی گرمی کی بے اعتدالی سردی سے جاتی رہتی ہے۔

س ۳۴۱ جلانے سے بال کس لئے جلدی جلجاتے ہین۔

ج کیونکہ وہ خشک اور سرد ہے۔

س ۳۴۲ محبت کو بھول بھلیاں سے کیوں تشبیہ دیتے ہیں۔

ج کیونکہ محبت کے جال میں پھنسنا آسان ہے لیکن اس سے نکلنا محال ہے۔

بالخیر

شکر ہے پرماتما کا کہ یہ نسخہ ترجمہ دلائل ارسطو آج دوسری دفعہ چھپکر ختم ہوا۔ بابو پیارے لال زمیندار بروٹھہ نے محمد عباس بی اے اسٹوڈینٹ محمدن کالج سے پھر دوبارہ نظرثانی کرا کر۔ مطبع العلوم علیگڈھ مین چھپوایا۔ اپریل ۱۸۹۷ء

علمی مذاق کی عجیب و غریب کتابیں

جوہر نباتات ہر قسم کے درختوں کے حالات شناخت حفاظت موسم وغیرہ۔ نام ہندوستانی و انگریزی اصول باغبانی عہ

جوہر حیوانات ہر قسم کے جانور چوپائے پرند مچھلیاں اور کیڑے مکوڑے بناتات وغیرہ سب کے حالات و نام اردو انگریزی عہ

جوہر مشاہیر ہر ملک اور ہر زمانہ کے بڑے بڑے مشہور آدمیوں کی سوانح عمریوں کا مجموعہ عہ

جوہر غیب سامدرک۔ قیافہ شگون۔ خواب۔ علم کاسہ سر۔ سرودیہ وغیرہ سب کے قواعد بمعہ نقشہ و ثبوت مثالیں عہ

جوہر حکمت تمام بیماریوں ادویات اور اعضاؤں کے نام سنسکرت۔ فارسی انگریزی ہر مرض کا علاج بقاعدہ ڈاکٹری حکیمی یونانی

جوہر قانون عدالت کی وہ ضروری باتیں جن سے سب کا کام پڑتا ہے مفصل مختصر اور عام فہم لکھی ہیں ہر محکمہ کا قانون

جوہر مذاہب ہندو مسلمان۔ عیسائی پارسی بودھ جینی وغیرہ سب کے اصول فرقے کتابیں میلے تیوہار عہ

جوہر تحقیقات ہندو مذہب کے تمام اصول پر بحث انکا اصلی مطلب مطابق زمانہ۔ اعتراضات کے جواب دلائل عہ

جوہر جہاں ہر ملک کے لوگوں کا لباس مذہب مکانات زبان رسمیات پیداوار عجائبات اور نقشہ

جوہر باغبانی ہر موسم اور پھل لگانا ذائقہ رنگت خوشبو بدلنا سیدھے درخت کی بیل چلانا۔

جوہر عجائبات دنیا میں جتنے عجیب جانور درخت وغیرہ ہیں سب کا بیان مع مقدار ہر شکل عجائب المخلوقات

نئی دنیا امریکہ کے حالات۔ فرنگیوں کا وہاں پہنچنا ہندوؤں کے آثار اس میں پائے جانا۔

خطۂ یونان قدیم زمانہ کے یونانیوں کے تاریخی حالات۔ ہندوؤں کا یونان میں جاکر اپنا مذہب پھیلانا

ملک فرعون مصر کے قدیم باشندے و مذہب عجیب عمارات جناتی تحریر ہندوؤں کے نشانات ملنا

تاریخ پارسیاں ایران کی قدیمی تاریخ۔ آتش پرستی۔ بادشاہوں کا سلسلہ ہندوؤں سے مقابلہ عروج و زوال

اقوام وحشی خانہ بدوش لوگ ہندوستان کے کنجڑ۔ ہابوڑے۔ اقوام سرحدی۔

ہندوستان قدیم ہندوؤں کے تاریخی حالات مغربی تواریخ سے مقابلہ ہندوؤں کی علمیت و عظمت وغیرہ

کتابوں کے ملنے کا پتہ۔ بابو پیارے لال زمیندار بردھنہ ڈاکخانہ ہردوا گنج ضلع علی گڈھ۔

یہ ٹائٹل صرف مخزن العلوم بردھنہ میں چھپا